عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ | ۱۳ تا ۱۹ رمضان ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۰ تا ۱۶ دسمبر ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۲۹

رمضان المبارک

اللہ تعالیٰ کی جود و سخا کا موسم بہار

قرآن عظیم

ایک زندہ اور تابندہ کتابِ برحق

قادیانی مسئلہ میں مسلمانوں کی فتح مبین

محمد اکرم کا قبول اسلام

قادیانی عبادت گاہ
مسجد میں تبدیل

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم!

قیمت: ۵ روپے

Email: webmaster@khatm-e-nubuwwat.org

زیور کی زکوٰۃ کس پر ہوگی؟

س:۔ میرے پاس آٹھ تولہ سونا جو کہ پچھلے سال شادی پر ملا تھا اور وہ میری بیوی کی ملکیت میں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھ پر قرضہ بھی ہے۔ اس صورت حال میں ان زیورات کی زکوٰۃ مجھ پر ہوگی یا بیوی پر؟

(۲) زیورات پر زکوٰۃ جبکہ آمدنی کا ذریعہ میں ہی ہوں قرض کی رقم نکال کر ادا کی جائے یا صرف زیورات کی رقم پر ادا کی جائے؟

ج:۔ (۱) جب زیورات آپ کی بیوی کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ بھی اسی کے ذمہ ہے۔ (۲) زیور آپ کی بیوی کا ہے اور قرض آپ کے ذمہ ہے اس لیے زکوٰۃ ادا کرتے وقت اس قرض کو منہا نہیں کیا جائے گا بلکہ پورے زیور کی زکوٰۃ ادا کرے گی البتہ اگر آپ کی بیوی کے ذمہ قرض ہو تو قرض منہا کیا جائے گا۔

مرحوم شوہر کی زکوٰۃ بیوی پر فرض نہیں

س:۔ اگر کسی کا شوہر فوت ہو گیا ہو اور میاں بیوی نے اپنی زندگی میں کبھی زکوٰۃ نہ دی ہو مگر خیرات برابر کرتے رہے ہوں تو کیا اب اس بیوہ کا فرض ہے کہ وہ گزرے دنوں کی زکوٰۃ ادا کرے؟

ج:۔ مرحوم شوہر کی زکوٰۃ بیوہ کے ذمہ فرض نہیں اس کے مرحوم شوہر کے ذمہ ہے وہی گنہگار ہوگا۔ اس کی طرف سے وارث ادا کر دیں تو اچھا ہے۔

س:۔ اور کیا اپنی بھی زکوٰۃ وہ مرنے تک دیتی رہے۔ جبکہ اس کا آمدنی کوئی نہیں ہے؟

ج:۔ اگر اس کی اپنی ملکیت ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت ہے اس پر زکوٰۃ فرض ہے یعنی اس کے اپنے حصے کی مالیت اتنی ہو (اگر مرحوم کے بچے یتیم ہوں تو ان کے مال کی زکوٰۃ نہیں)۔

زیور کی زکوٰۃ اور اس پر حق وراثت

س:۔ زیور کی زکوٰۃ کس کو دینا ہوگا۔ میری بیوی اپنے جہیز میں دس تولہ سونے کے زیورات لائی تھی ’جواب تک وہ استعمال کر رہی ہے میری شادی کو ۵ سال گزر چکے ہیں میرے گھر جب سے آئی ہے ایک پیسہ بھی اس نے زکوٰۃ نہیں دیا ہے زیور وہ پہنتی ضرور ہے لیکن میں اس کا حقدار نہیں ہوں اور نہ ہی میں اس پر اپنا کوئی حق سمجھتا ہوں مرنے کے بعد یہ حق اس نے اپنے بیٹے کو دیا ہے وہ جس طرح چاہے اسے استعمال کرے میرے بیٹے کی عمر اس وقت چار سال ہے اب آپ مجھے تفصیل سے یہ بتائیں کہ اس زیور کی زکوٰۃ کس کو ادا کرنا چاہیے؟

ج:۔ اس زیور کی زکوٰۃ آپ کی بیوی کے ذمہ ہے ان سے کہئے کہ اگر ان کے پاس پیسے نہیں تو زیورات بیچ کر پانچ سال کی زکوٰۃ ادا کریں۔ اور مرنے کے بعد بیٹے کو حقدار بنانا بھی شرعاً غلط ہے۔ اس کے مرنے کے وقت جتنے وارث ہوں گے حصہ اس میں سب کا ہوگا۔

بیٹی کے لیے زیور پر زکوٰۃ

س:۔ میں زکوٰۃ کے بارے میں کچھ زیادہ محتاط ہوں اس لیے اس فرض کی باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتی ہوں تو قبلہ میں نے لوگوں کی زبانی سنا ہے کہ ”ہاں اگر اپنا زیور اپنی لڑکی کے لیے اٹھا رکھے یا یہ نیت کرے کہ یہ سونا میں اپنی بیٹی کو جہیز میں دوں گی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اور جب یہ زیور یا سونا لڑکی کو ملے تو وہ اس کو پہن کر یا استعمال میں لاکر زکوٰۃ ادا کرے۔“ آپ یہ وضاحت کریں کہ لڑکی کے لیے کوئی زیور بنا کر رکھا جائے تو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں؟

ج:۔ اگر لڑکی کو زیور کی مالک بنا دیا تو جب تک وہ لڑکی نابالغ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں بالغ ہونے کے بعد لڑکی کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہوگی جبکہ صرف یہ زیور یا اس کے ساتھ کچھ نقدی نصاب کی مقدار کو پہنچ جائے صرف یہ نیت کرنے سے کہ یہ زیور لڑکی کے جہیز میں دیا جائے گا زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ جب تک کہ لڑکی کو اس کا مالک نہ بنا دیا جائے۔ اور لڑکی کو مالک بنا دینے کے بعد پھر اس زیور کا خود پہننا جائز نہیں ہوگا۔

گزشتہ سالوں کی زیور کی زکوٰۃ

س:۔ میری شادی کو نو سال ہو گئے ہیں میری بیگم کے پاس جب سے اب تک تقریباً ۸۰ تولہ سونا ہے اور ہم نے ابھی تک اس پر زکوٰۃ ادا نہیں کی کیونکہ میری آمدنی اتنی نہیں کہ کچھ بچ جائے تو زکوٰۃ ادا کروں۔ میری دو بچیاں بھی ہیں۔ وہ سونا میری بیوی کو جہیز میں ملا تھا اور اگر اب میں زکوٰۃ ادا کرنا چاہوں تو کیسے ادا کروں؟ اور مجھ پر یا میری بیگم پر زکوٰۃ ضروری ہے۔ جبکہ اتنی آمدنی نہیں۔

ج:۔ اس اسی تولے کی زکوٰۃ آپ کے ذمہ نہیں بلکہ آپ کی بیوی کے ذمہ ہے۔ اگر زکوٰۃ ادا کرنے کے پیسے نہ ہوں تو اتنا حصہ زیور کا دے دیا جائے۔ بہر حال گزشتہ نو سالوں کی زکوٰۃ آپ کی بیوی کے ذمہ لازم ہے۔ ہر سال کا حساب کر کے جتنی زکوٰۃ بنتی ہے ادا کی جائے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ

ختم نبوت

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

۱۳ تا ۱۹ رمضان ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۰ تا ۱۶ دسمبر ۲۰۰۰ء

جلد: ۱۹ شمارہ: ۲۹

☆ بیادگار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆............☆............☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۵ روپے سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۱۹۹۵
کراچی (پاکستان) ارسال کریں

اس شمارے میں

مرزا طاہر کا سات سال کا خواب .... (اداریہ) 4
قادیانی مسئلہ میں مسلمانوں کی فتح مبین .... (حضرت مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک) 6
رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی جود و سخا کا موسم بہار .... (حضرت مولانا مفتی ولی حسن) 11
قرآن عظیم ایک زندہ تابندہ کتاب ہے .... (مولانا عبداللطیف مسعود) 13
محمد اکرم کا قبول اسلام، قادیانی عبادت گاہ مسجد میں تبدیل .... (جناب محمد سعید انجم) 15
مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم! .... (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 17
آہ! میرے شیخ شہید ختم نبوت .... (جناب جمال عبدالناصر شاہد) 19
عاشق رسول غازی علم الدین شہید .... (مولانا عبدالرزاق مجاہد) 21
بسم اللہ الرحمن الرحیم کی فضیلت .... (جناب خلیق الرحمن خلجی) 22
روزہ کی اہمیت .... (خواجہ عطاء المومن) 24

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا طاہر کا سات سال کا خواب

مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر مرزا طاہر تک قادیانیوں کا مقصد ایک ہی تھا کہ اس خطے سے مسلمانوں کو ختم کر کے عیسائیوں اور قادیانیوں کی اسٹیٹ بنائی جائے۔ مرزا غلام احمد قادیانی جگہ جگہ لکھتا اور کہتا رہا کہ جلد ہی قادیانیت کو غلبہ ہوگا اور مسلمانوں کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ آخری عمر میں تو ایسا پاگل ہوا کہ سوائے مسلمانوں کو گالیاں دینے کے اور کچھ کہتا ہی نہیں تھا۔ ایک جگہ ہزاروں دفعہ لعنت لعنت لکھ کر مسلمانوں کو کوستا رہا' زندگی بھر انگریز حکومت کی کاسہ لیسی میں بسر کی اور ان سے شکوہ و شکایات کر کے دنیاوی مفادات حاصل کرتا رہا مگر اس دنیا سے رخصت ہوا تو خدا نے ایسے عذاب میں مبتلا کیا کہ اپنی ہی گندگی میں لتھڑا ہوا مغلظات بکتا ہوا جہنم رسید ہوا اس کی جگہ مرزائیت کے اصل گرو حکیم نورالدین نے خلافت قبول کی تو آخر وہ اپنے مذموم عزائم کی ساتھ جلد ہی مردود ہوا۔ اس کے بعد مرزا جی کے بڑے فرزند جن کی عیاشیوں اور بد معاشی کے چرچے مرزا کے زمانہ میں زبان زد عام تھے' سیاہ و سفید کے مالک بن گئے اور قصر خلافت سے وہ رنگین کہانیاں جنم لینے لگیں کہ خود کتنے مرزائی مرزائیت سے توبہ کرنے پر مجبور ہو گئے اور کہتے کہ "مرزا صاحب تو کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے مگر موجودہ خلیفہ تو ہر وقت اس کام میں لگے رہتے ہیں۔" بہر حال مرزا بشیر الدین نے بھی اپنے باپ مرزا غلام احمد قادیانی کے عزائم کے مطابق مسلمانوں کو دنیا سے ختم کرنے کی مہم شروع کی۔ پہلے مرحلے میں تحریک پاکستان کو ناکام بنانے کے لیے کشمیر کمیٹی قائم کی۔ علامہ اقبالؒ نے بڑی مشکل سے کشمیر کمیٹی کی صدارت سے ان کو ہٹایا لیکن وہ اپنا وار کر گئے اور مسلمانوں سے الگ نام لکھوا کر کشمیر ہندوؤں کے حوالے کرا دیا۔ جب ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ مقرر کیا گیا تو اس نے پاکستان کا مفہوم صحیح طور سے پیش نہیں کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا جو آج تک ہر پاکستانی مسلمان بھگت رہا ہے لیکن اس کے باوجود قادیانی اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوئے۔ ۱۹۴۸ء سے لے کر ۱۹۵۱ء تک مرزا بشیر الدین قادیانیوں کا سربراہ ان کو یہ نوید سناتا رہا کہ "جلد ہی پاکستان ختم ہوگا اور اکھنڈ بھارت بنے گا اور ہم کو ہمارا قادیان مل جائے گا۔" مگر خدا تعالیٰ نے اس کو مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح ناکام کیا۔ ہمارے حضرت شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ

"اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو اس کی ہر بات اور پیشگوئی کو اللہ تعالیٰ نے جھوٹا ثابت کیا یہاں تک کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں اس کی پیشگوئیاں جھوٹی ہوئیں۔ آتھم' پنڈت دیانند' لیکھ رام وغیرہ کے مقابلہ میں اس کی باتیں غلط ہوئیں گویا خدا تعالیٰ نے اس کے مقدر میں ذلت ہی لکھی تھی۔"

یہی صورت حال مرزا بشیر الدین کے ساتھ ہوئی' اس نے کہا کہ پاکستان نہیں بنے گا' ملک تقسیم نہیں ہوگا لیکن تقسیم ہوا۔ پاکستان بنا اور قادیانیوں کو قادیان چھوڑنا پڑا۔ پاکستان کے بعد ظفر اللہ قادیانی وزیر خارجہ بن گیا اور اس نے مرزا بشیر الدین محمود کی ہدایت پر پاکستان کو پہلے مرحلہ پر اکھنڈ بھارت بنانے کی کوشش کی کیونکہ مرزائی اپنے آپ کو اس قسم کے الہامات سے نوازرہے تھے لیکن خدا کے فضل و کرم سے پاکستان باقی رہا اور مرزا بشیر الدین کی سازشیں ناکام ہوئیں تو اب مرزا بشیر الدین کے حکم پر ظفر اللہ نے بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی مہم شروع کی اس سلسلے میں کراچی میں جلسہ عام سیرت النبیؐ کے نام پر شروع کیا۔ مسلمانوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے مشترکہ طور پر اس کو مسترد کر دیا۔ حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ' حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ' حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اور دیگر علماء کرام میدان عمل میں آئے اور جلسہ کو ناکام کیا اس طرح مرزا بشیر الدین کا منصوبہ اپنی موت آپ مرگیا ہے اگرچہ اس کے لیے پاکستان کے مسلمانوں کو دس ہزار سے زائد جانوں کا نذرانہ پیش کرنا پڑا۔ اس کے بعد مرزا ناصر کو ۱۹۷۴ء میں

ختم نبوۃ

شرارت سوجھی اور چناب نگر کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی مہم شروع کی نشتر کالج کے طلباء کو زدوکوب کیا۔ محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے ہمراہ تحریک (۱۹۷۴ء) چلائی جلد ہی قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ ۱۹۸۲ء میں پھر مرزا طاہر کو شرارت سوجھی' قادیانیت سے متعلق ترمیم کا انکار کر دیا۔ کلمہ طیبہ کی توہین شروع کی تو شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' امام اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ۔ شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ' حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ اور دیگر علماء کرام نے تحریک کا آغاز کیا۔ دیگر تمام مکاتب فکر نے بھی تعاون کیا۔ غرض تحریک ۱۹۸۴ء کے نتیجے میں جنرل ضیاء الحق مرحوم کو راجہ ظفر الحق کے مشورہ پر مجلس عمل کا مطالبہ تسلیم کرنا پڑا اور امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔ مرزا طاہر پاکستان سے چھپ کر بھاگا اور اپنے آقاؤں کے چرنوں میں پناہ لی۔ وہ دن اور آج کا دن برطانیہ بیٹھ کر پاکستان کو تباہ کرنے' پاکستانی علماء کرام کی تذلیل کرنے' پاکستان کے مسلمانوں کے خلاف مذموم پراپیگنڈہ کرنے میں مگن ہے۔ مباہلہ کا چیلنج دیا۔ تو شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور مولانا منظور احمد چنیوٹی وغیرہ نے چیلنج قبول کیا تو راہ فرار اختیار کی۔ شہید ختم نبوت نے دو خط لکھے' ان کا جواب تک نہیں دیا پھر کہنے لگا کہ اپنے مباہلہ اپنے اپنے گھر میں بیٹھ کر کرتے رہو' خدا خود ہی فیصلہ کرے گا۔ " مباہلہ سے بھاگنے کا یہ طریقہ اس نے اپنے جھوٹے مدعی نبوت اور دادا سے سیکھا تھا۔ بہر حال اس کے بعد مرزا طاہر نے اپنے پیروکاروں کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں پاکستان اور پاکستان کے مسلمانوں کی تباہی کے لیے بددعا کریں۔ مرزا نے اعلان کیا کہ اگلے سال علماء کرام ختم ہو جائیں گے غالباً یہ سن ۱۹۹۲ء کی بات ہے خود اور اس کی مرزائی قوم رمضان المبارک میں بد دعاؤں میں مصروف رہی مگر پاکستان کا ایک پرندہ بھی تباہ نہیں ہوا' بلکہ علماء کرام کو اللہ تعالیٰ نے ترقیات سے نوازا۔ اس سال سے اب تک کئی دفعہ مرزا طاہر پاکستان کے تباہ کرنے کی پیشگوئی کر چکا ہے۔ جس سال سابق وزیر اعظم محمد نواز شریف اور عدلیہ کی کی جنگ ہوئی اس سال بھی مرزا طاہر نے کہا کہ تین ماہ میں پاکستان تباہ ہو جائے گا۔ مگر

" اے بسا آرزو کے خاک شدہ " والی کیفیت سے مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر آج تک کے نام نہاد خلفاء گزر رہے ہیں۔ اس وقت بھی مرزا طاہر کی سات سال والی پیشگوئی اس دیوانہ کی بڑ والی بات ہے مگر مسلمانوں کو اس سے اس بات کا اندازہ ہو جانا چاہیے کہ مرزائی کس طرح پاکستان کے دشمن ہیں۔ اس کی تباہی کے درپے ہیں اور اس کا تشخص ختم کرنے کی جسارت کر رہے ہیں۔ اب عیسائی بھی پاکستان میں عیسائی اسٹیٹ بنانے کے درپے ہیں' قادیانی بھی ان کے ساتھ ہیں تو ان حالات میں مسلمانوں کی ذمہ داری اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرزا طاہر کے منصوبوں کو ناکام بنانے کے لیے بھرپور جدوجہد کر رہی ہے۔ اب تمام کفریہ طاقتیں پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے کے درپے ہیں اور باطل قوتیں قادیانیوں' فتنہ گوہر شاہی' فتنہ یوسف کذاب اور دیگر اسلام اور پاکستان دشمن گروہوں کو منظم کرنے میں مصروف ہیں ان حالات میں مسلمانوں کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ قدمے' دامے' درمے' سخنے بھرپور تعاون کرنے کی ضرورت ہے۔ آیئے! تحفظ ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے کام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دے کر بروز محشر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق بنیں۔

قارئین ختم نبوت متوجہ ہوں!

جو احباب ہفت روزہ "ختم نبوت" کے باقاعدہ طور پر قاری ہیں، ان کے نام کچھ بقایا جات واجب الادا ہیں۔ ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ تمام احباب کو ریمائنڈر ارسال کئے جا چکے ہیں، جلد از جلد ادائیگی کر دیں اور زر تعاون ارسال کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ منی آرڈر، ڈرافٹ، چیک وغیرہ بنام ہفت روزہ "ختم نبوت" پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی کے پتہ پر ارسال کریں شکریہ............ (ادارہ)

ختم نبوۃ

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک
مراسلہ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

قادیانی مسئلہ میں مسلمانوں کی فتح مبین

قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے بعد

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اعوذباللہ من الشیطن الرجیم قال اللہ تعالیٰ: انانحن نزلنا الذکر وانالہ لحافظون

میرے محترم بھائیو! اللہ جل جلالہ کا پاکستان اور ساری دنیا کے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے اور ایک فتح عظیم اللہ نے مسلمانوں کو دی ہے۔ ہمارے جسم کا ایک ایک رواں بھی اگر سر بسجود ہو کر اس احسان اور نعمت کا جو اللہ نے ہم پر فرمائی ہے۔ شکر ادا کرنا چاہے تو ادا نہیں کر سکے گا۔

جامع مسجد اکوڑہ خٹک میں خطبہ جمعۃ المبارک یوم تشکر ۱۳ ستمبر ۱۹۷۴ء/ ۲۵ شعبان ۱۳۹۴ھ

قصر نبوت کی حفاظت:۔

بھائیو! ہم اور آپ اپنی جان اپنے بچوں کا انتظام کرتے ہیں۔ ہر شخص اپنی حیثیت اور طاقت کے مطابق ایک گھر بناتا ہے۔ چار دیواری کھینچتا ہے۔ دروازے لگاتا ہے صرف اس لیے کہ میرا گھر اور بال بچے چور ڈاکو اور سارے خطرات سے محفوظ رہیں اور جب گھر کی ہر طرح حفاظت ہو جائے تو سب کی خوشی کا باعث ہوتا ہے۔ دنیا میں ہر قوم اپنے ملک کی حفاظت کرتی ہے۔ ہمارا ملک ہم اس کی سرحدات کی حفاظت کرتے ہیں' ملک میں کسی قسم کا خلفشار نہیں برداشت کرتے۔ ہر ملک اپنے بجٹ میں اربوں روپے رکھتے ہیں۔ فوج کا کام یہی ہے۔ پولیس داخلی خلفشار کو روکتی ہے۔ فوج بیرونی حملوں سے حفاظت کرتی ہے۔ ملک اور سرحدات کی حفاظت کے لیے ہزاروں لاکھوں لوگ قربان ہو جاتے ہیں اور جب ملک محفوظ ہو جائے تو قوم فتح کی خوشی مناتی ہے۔ تو جیسا کہ اپنی جان و مال عزت و آبرو ماں باپ اور اولاد کی حفاظت ہو جانے سے ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ روح کو اطمینان ہو جاتا ہے تو ایک مسلمان کے نزدیک تو حضور اقدس کی عزت و ناموس ان سب چیزوں سے بڑھ کر عزیز ہے۔ تو جب حضور ﷺ کی عزت و ناموس ان کی شان رفیع ان کی بلند مرتبت و مقام کی حفاظت ایک چور اور ڈاکو سے ہو جائے تو کتنی خوشی ہوگی۔

بیوی بچوں' ماں باپ کی حفاظت سے زیادہ اس پر خوشی ہوتی ہے۔ ملک کی حفاظت ہو جائے وہ بھی خوشی کی بات ہے مگر اس سے بھی بڑھ کر سب سے بڑھ کر مسرت ہوئی ہے کہ دین اسلام محفوظ ہو۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس عزت و مرتبت کو خداوند تعالیٰ محفوظ فرمادے۔

ختم نبوت:۔

میرے محترم بزرگو! اللہ جل مجدہ نے مسلمانان پاکستان اور عالم اسلام پر بڑی مہربانی ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو فرمائی' اس لیے کہ قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت جو احمدی کہلاتے ہیں اور ان کے پیشوا' مرزا غلام احمد وہ نقب لگا رہا تھا' ختم نبوت کے قلعہ میں' اور اس تاج عظیم میں دست اندازی کر رہا تھا جو ختم نبوت کی شکل میں اللہ جل مجدہ نے حضور ﷺ کے سر پر رکھا تھا۔ ماکان محمدابااحد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین آپ کی ذات سے نبوت کو درجہ کمال پر اللہ نے پہنچایا ہے۔ اور دیکھیے ہر چیز کی دنیا میں ایک انتہا ہوتی ہے' سوائے خدائے حی وقیوم کے کہ وہ سرمدی ابدی ازلی دائمی ہے۔ ان کے علاوہ ہر چیز کی ایک ابتداء ہوتی ہے اور ایک انتہا ایک آغاز ہوتا ہے اور ایک کمال' انسان کو لیجیے۔ پہلے بچہ ہوتا ہے جو ۴۰ سال میں کمال کو پہنچتا ہے۔ پھر زوال پھر ختم ہوتا ہے قبر میں جاتا ہے۔

یہی حالت ہر چیز کی ہے۔ نبوت کا سلسلہ اللہ جل مجدہ نے حضرت آدم سے شروع فرمایا اور نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات پر اسے کمال اور عروج تک پہنچادیا۔

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔"

اس مقام و مرتبہ پر اللہ نے حضور اقدس ﷺ کو فائز فرمادیا۔

متنبی کذاب اور توہین انبیاء علیہ السلام:۔

مرزا غلام احمد نے ختم نبوت سے انکار کیا اور خود نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا اور ایک شخص جب بے حیا ہو جائے تو اس کے لیے کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہتی۔ اذالم تستحیی فافعل ماشئت جیسے دنیا میں چور ہوتے ہیں پہلے چوری چھپے معمولی معمولی چیز چراتے ہیں' پھر بڑھتے بڑھتے بالکل جری ہو جاتے ہیں تو اس مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی کہا کہ میں آدم ہوں، میں نوح ہوں' میں ابراہیم ہوں' میں موسیٰ اور عیسیٰ ہوں۔ یہاں تک کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور سب انبیاء سے بھی افضل ہوں۔ (نعوذباللہ) اور ایک جگہ اس نے لکھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعینہ میری شکل میں آئے۔ مرزا غلام احمد نے یہ بھی کہا کہ حضور اقدس ﷺ پہلی رات کے چاند ہیں تو میں چودھویں صدی میں آیا تو میں بدر (چودھویں کا چاند) ہوں۔ یہ مرزا کی وہ باتیں ہیں جس کا اسمبلی میں بھی مرزا ناصر سے انکار نہیں ہو سکا اور اپنے آپ کو بدر کامل اور حضور اقدس ﷺ افضل کو پہلی رات کا چاند کہا' صرف ایک نبی کی توہین نہیں بلکہ سید الکائنات رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اور تمام انبیاء کی بھی توہین ہے۔ کہتا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم کون ہے کہ میری منبر پر بھی قدم رکھ سکے۔

مسلمانوں کی تکفیر:۔

بھائیو! یہ ایک کذاب اور بہت برا شخص ہے' اللہ تعالیٰ نے اس امت کا امتحان کرانا تھا اور مسلمانوں کا ایمان ہے کہ حضور' آخری نبیؐ ہیں۔ ان کے بعد قیامت تک نیا نبی مبعوث ہو گا نہ آسکتا ہے نیا نبی نہ ظلی نہ بروزی اور یہ بھی عقیدہ ہے کہ نجات و فلاح دنیا کی ہو یا آخرت کی' صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے۔ جنت بھی ان کے اتباع سے ملتی ہے' مگر مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ جس نے میری پیروی نہ کی اور مجھے نبی نہ مانا خواہ اس نے میرا نام بھی نہ سنا ہو۔ پہاڑوں اور جنگلوں میں رہتا ہو مگر مجھ پر ایمان نہ لایا تو وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج' کافر اور پکا کافر ہے۔ ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا اور جنت ہمیں اس نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ سے دے گا جو حضور اقدس ﷺ نے ہمیں بتلائے۔ مرزا کہتا ہے کہ نہیں جو میں کہوں گا حلال و حرام اس کی بھی پیروی کرنا ہو گی۔

نسخ جہاد:۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ الجنۃ تحت ظلال السیوف جنت تلوار کے سایوں میں ہے جو مسلمان اللہ کی رضا کے لیے ملک قوم اور اسلام کی حفاظت کے لیے جہاد کرتا ہے اسے جنت نصیب ہو گی وہ انگریز سے سکھ سے ہندو سے جہاد کرتا ہے۔ تو اگر اس پر تلوار کا سایہ بھی پڑا تو بلا حساب جنت میں جائے گا۔ ہمارا یہ عقیدہ بھی ہے کہ الجہاد ماض الی یوم القیامۃ جہاد منسوخ نہیں ہوا' ہر دور میں جب کفر کا مقابلہ آیا۔ ہم جہاد کریں گے' حتیٰ کہ حضور اقدسؐ فرماتے ہیں کہ تمہارا امیر اور تمہارا حاکم بد کردار اور بد عمل ہے اور تم اس سے ناراض بھی ہو مگر جب اس نے جہاد کا نعرہ بلند کیا تو اس کا ساتھ دینا پڑے گا۔

ایوب خان سے کون خوش تھا' مگر جب اس نے لا الہ الا اللہ کہہ کر جہاد کا نعرہ بلند کیا تو سب کو معلوم ہے کہ ہر منبر و محراب سے آواز اٹھی کہ آگے بڑھو' یہ نہ دیکھا کہ ایوب خان سے لوگ خوش ہیں یا نہیں۔ یحییٰ خان شرابی زانی ہے یا نہیں؟ جو بھی ہے مگر اب وقت ہے جہاد کا تو جہاد کی اتنی اہمیت ہے' جہاد قیامت تک رہے گا اور جس قوم سے جہاد اٹھ گیا تو وہ قوم بے عزت ہو کر رہ گئی اصل زندگی جہاد میں ہے۔

انگریز کی اطاعت:۔

"ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون"

اور اب جہاد حرام ہے' قطعی حرام ہے اور جس مسلمان کے دل میں بھی انگریز کی مخالفت کا خیال گزرے تو وہ بھی جہنمی ہے۔

مرزا غلام احمد نے اپنی امت کو جو پانچ جہادی اصول اپنی دعوت کے بتلائے۔ اور وہ گویا مرزائی مذہب کی بنیاد ہے جیسا کہ ہم مسلمانوں کے پانچ اصول کلمہ شہادت' نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج ہیں۔ تو اس کے جہادی سبق میں یہ ہے کہ برطانیہ اور حکومت انگلشیہ کی وفاداری اور تابعداری کرنا ہو گی۔ اور ہم نے یہ بھی وہاں اسمبلی میں اس سے تسلیم کروایا کہ یہ تو تمہاری بنیاد ہے اور وقت آئے گا کہ یہ سب مباحث قوم کے سامنے بھی آجائیں گے۔ (الحمد للہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہ کارروائی تاریخی قومی دستاویز کے نام سے شائع کر دی ہے۔)

جہاد کو بالکل حرام کہا۔ عراق جب انگریزوں نے فتح کیا تو ان لوگوں نے قادیان میں چراغاں کیا۔ لوگوں نے کہا کہ مسلمان تو رو رہے ہیں کہ انگریز نے ایک اسلامی ملک پر قبضہ کیا۔ اور تم چراغاں کر رہے ہو۔ کہا' ہاں ٹھیک ہے اس لیے کہ یہ انگریز تو ہماری تلوار ہے' اور یہ تلوار جہاں جہاں پہنچے وہاں مرزائیوں کی فوج بھی جائے گی۔ چنانچہ فرنگی نے عراق کا پہلا گورنر قادیانی ہی کو مقرر کیا۔ ترکوں سے لڑائی ہوئی اور فتح ہوئی تو مبارکباد دی کہ شکر ہے کہ خدا نے انگریز کو کامیاب کر دیا۔

ملک اور قوم سے غداری:۔

تو میں عرض کروں کہ ان لوگوں کا کردار کیا ہے اور عزائم اور محرکات کیا ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد پہلے یہ ارادہ تھا کہ کشمیر کو قادیانی ریاست بنا دیا جائے' مگر جب مسلمان سمجھ گئے تو انہوں نے

جیلیں بھر دیں اور ان کے عزائم ناکام بنا دیئے' اس کے بعد مرزا بشیر الدین نے اپنے لوگوں کو تلقین کی کہ بلوچستان کا رقبہ بہت وسیع ہے مگر مسلمانوں کی مردم شماری کم ہے۔ اس لیے قلت تعداد کی بناء پر اس کو قادیانی ریاست بنانا بہت آسان ہے۔ اگرچہ وہ غیر آباد رقبہ ہے۔ مگر جب ایک صوبہ الگ اپنا ہو گا تو ایک حیثیت ہو گی۔ یہ بات بھی بحث میں اس سے منوالی گئی انکار کیسے ہو سکتا تھا کہ تحریرات حوالے کتابیں موجود تھیں یہ بھی ثابت کروایا کہ تقسیم ہند کے وقت تحصیل گورداسپور جہاں قادیان ہے انہوں نے خود یہ درخواست دی ۲۸ برس پیشتر کہ ہم ایک الگ فرقہ ہیں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو کہا ہمیں بھی دیگر اقلیتوں عیسائیوں وغیرہ کی طرح الگ نشستیں مقرر کرادی جائیں۔ اگر اس وقت یہ درخواست نہ دی ہوتی تو یہ مسلمانوں میں ہو جاتے اور شاید یہ علاقہ پاکستان کے ہاتھ میں ہوتا اور کشمیر بھی نہ نکلتا' یہ تقسیم آخر میں پاکستان کے ساتھ غداری تھی۔ تو گویا ۲۸ سال پہلے درخواست تھی وائسرائے ہند کے نام وہ سات ستمبر کو اسمبلی کے ذریعہ منظور ہوئی۔

اسمبلی میں اتمام حجت:۔

یہ بھی یاد رہے کہ اسمبلی یا پاکستان نے انہیں کافر نہیں بنایا خود تقریباً نوے سال سے تمام مسلمانوں کو کافر اور پکے کافر کہتے ہیں کہ کچے کافر ہیں کچے بھی نہیں۔

جب مرزا ناصر سے یہ پوچھا گیا کہ مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہو تو نظر نیچی کر کے کہا کہ ہاں مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ تو ہم نے مرزا غلام احمد مرزا بشیر کی ایسی عبارتیں پیش کیں کہ وہ تو کافر کہتے ہیں۔ اس پر مرزا ناصر نے کہا کافر ہیں مگر کچے قسم کے کافر ہیں' معمولی قسم کے کافر ہیں۔ تو کہا اچھا وہ تو اسی عبارت میں کہتا ہے کافر ہیں پکے کافر ہیں۔ تو اب پکے کافر کچے کیسے ہو گئے۔ والد اور دادا تو ہم سب کو پکا کافر سمجھتا ہے۔ تم کیسے مسلمان کہہ سکتے ہو۔ تو خاموش ہو گیا۔ پھر دوسرا نکتہ کہ اچھا مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھتے ہو یا نہیں؟ اور جب مسلمانوں کے قائداعظم وفات پا گئے' اور ان کے مرزائیوں اور ظفر اللہ پر بڑے احسانات تھے کہ ظفر اللہ کو وزیر خارجہ مقرر کیا۔ اور یہ جو پھیلے تو مسلمانوں کے ہاتھوں پھیلے کہ وزارت خارجہ کے ذریعہ سفارت خانے قادیانیوں سے بھر دیئے گئے۔ جتنا خرچ ہوتا رہا اور اس کی کوئی پوچھ گچھ نہ تھی' کتنا بڑا احسان تھا قائداعظم کا جب ان کا انتقال ہوا تو ظفر اللہ نے اتنے بڑے محسن کی بھی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

کیوں کہ ان کا جنازہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے پڑھایا اور شاید قائداعظم کی وصیت بھی تھی کہ میرا جنازہ شیخ الاسلام پڑھائیں گے۔ الغرض ان کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھنا اگر عذر تھا تو ہمارے وکیل نے کہا کہ اچھا اس ملک میں تو قائداعظم کی غائبانہ نماز جنازہ بھی پڑھی گئی وکیل نے کہا کہ میں لندن میں تھا۔ وہاں بھی مسلمانوں کے اکثر فرقے جمع ہوئے اور قائداعظم کی نماز جنازہ پڑھی گئی تو کیا کسی غائبانہ نماز جنازہ میں کوئی قادیانی شریک ہوا تھا۔

کہا مجھے نہیں معلوم وکیل نے کہا کہ ہر جگہ تو مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نہیں تھے بلکہ وجہ خود ظفر اللہ نے بیان کر دی تھی کہ میں اپنے آپ کو کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھتا ہوں یا مسلمان حکومت کا کافر ملازم۔ یعنی ملازم پر یہ ضروری نہیں کہ جنازے بھی پڑھے۔

انگریز کی مدح سرائیاں:۔

الغرض مرزائیوں کا ہمیں غیر مسلم سمجھنے کے ہزاروں شواہد اور دلائل موجود ہیں اور ان کی کتابیں ایسی تحریروں سے بھری ہیں۔ مرزا نے انگریز کی مدح سرائی میں کہا میں نے "پچاس الماریاں اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی تلقین پر لکھی ہیں۔" انگریز لیفٹیننٹ گورنر کو لکھتا ہے کہ "میں تو انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں۔" اب اس خود کاشتہ پودے کی آب یاری بھی کرو گے۔ اور مجھ پر میری جماعت پر خصوصی عنایت بھی کرنا ہو گی۔ ملکہ وکٹوریہ کی مدح میں مستقل کتاب لکھی' تحفہ قیصریہ کے نام سے اسے منسوب کیا۔

الغرض انسان حیران رہ جاتا ہے اس کی خوشامد اور جی حضوری کو دیکھ کر' ہم تو اسمبلی میں دو چار مولوی ہیں۔ انگریزی خوان طبقہ بھی جو اسمبلی کے ارکان کا تھا وہ بھی انگریز کی اتنی تعریف سن کر حیران رہ گیا اور کہا کہ نبی تو کیا ایسا شخص تو کوئی شریف انسان بھی نہیں کہلا سکتا' نبی ہونا تو بڑی بات ہے اتنی چاپلوسی کا تصور تو ہم انگریزی خوانوں سے بھی نہیں ہو سکتا ملکہ وکٹوریہ کو دام اقبالہا کہنا۔ اور یہ کہ تیرا یہ تخت اقبال ہمیشہ باقی رہے۔ تو ظل اللہ ہے۔ اور وہ مسلمان ملعون ہے' بدقسمت ہے جو تیری حکومت کے خلاف خیال کو بھی دل میں جگہ دے۔ تو اتنی چاپلوسی تو کوئی بھنگی بھی نہیں کر سکتا۔ پھر ایک کافر حکومت کی' انگریز کی۔

اور یہ حقیقت ہے کہ جب انگریز نے اس ملک میں آ کر قدم جمایا تو اس وقت انگریز کے خلاف شاہ عبدالعزیزؒ اور دیگر اکابر نے جہاد کا فتویٰ دیا' جہاد کی تحریک اٹھی سینکڑوں مسلمان پھانسی ہوئے اور جہاد کا نعرہ بلند ہوا تو مسلمان جہاد کے لیے جان و مال قربان کرنے پر تیار ہوئے انگریز کو اندازہ ہوا کہ مسلمانوں کو غلام رکھنے کا علاج سوائے اس کے نہیں کہ ان کے دلوں سے جہاد کا جذبہ نکال دیا جائے اور علاج یہی ہے کہ ایک فرضی نبی کھڑا کر دیا جائے اور وہ جہاد کو حرام قرار دے' یہی تو وہ

ختم نبوۃ

خود کاشتہ پودا ہونا تھا جس کا اقرار مرزا نے اپنی تحریروں میں کیا تھا' اس نے یہ بھی لکھا کہ "۱۸۵۷ء کے غدر میں بھی میرے والد نے ۵۰ سوار گھوڑوں سمیت انگریز کو پیش کیے۔"

بہر حال مرزائی ہم مسلمانوں کو ۹۰ سال سے کافر کہتے تھے اور جب یہی چیز اسمبلی میں پیش ہوئی تو اپنی مطلب براری کے لیے انکار کرنے لگتے تو جب وہ عبارتیں پیش ہوئیں تو تم نے تو نہ ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج اور کافر اور پکا کافر کہا ہے۔ تو کہا کافر تو ہیں مگر ملت میں داخل ہیں اور ملت کے تین دائرے ہیں' ایک اسلام ایک اسلام سے نیچے اور ایک تیسرا درجہ ہے۔ رانا حنیف صاحب مرکزی وزیر ہیں اسمبلی سے باہر ملے مارتے تھے پڑے ہوئے تھے میں نے کہا وزیر صاحب کیا حال ہے؟ ہنس کر کہا مولانا تیسرے دائرے میں ابھی پھر رہا ہوں' پتہ نہیں اس سے بھی کب نکالتے ہیں۔

معاشرتی تعلقات سے ممانعت:۔

مرزا ناصر سے کہا گیا کہ "مسلمانوں کے معصوم بچوں پر جنازہ کا کیا حکم ہے' آپ کے بڑوں نے تو کہا تھا کہ بالکل ناجائز ہے اور جس طرح تم ہندو' سکھ' عیسائی بچوں پر جنازہ نہیں پڑھ سکتے اسی طرح غیر مرزائی مسلمان بچوں کا حکم ہے۔ اس لیے کہ کافر کا بچہ کافر کے تابع ہے۔ مسلمان کافر تو اس کا بچہ بھی کافر ہوگا۔"

نکاح کے بارے میں کہا کہ "کیا کوئی مسلمان عورت فرنگی یا ہندو یا سکھ سے نکاح کر سکتی ہے۔ اگر نہیں تو کسی مرزائی عورت کا بھی مسلمان مرد سے نکاح جائز نہیں البتہ مرزائی مسلمانوں کی لڑکیاں اپنے عقد میں لے سکتے ہیں جیسے کہ اہل کتاب کی"----- یہ تھا نکاح کے بارے میں ان کا عقیدہ۔

الغرض بھائیو! اسمبلی میں جرح کے لیے سینکڑوں سوالات داخل کیے گئے جن میں چند کا انتخاب ہوا اور جرح اور بحث کا محور زیادہ تر دو چار اصولی باتیں رہیں۔ الحمدللہ! آئین میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا ذکر پہلے سے موجود تھا۔ صدر اور وزیر اعظم کے حلف کی عبارت میں ختم نبوت کا جھگڑا تو طے شدہ تھا کہ مسلمان صرف وہی ہوگا جو حضور ﷺ کو آخری نبی مانتا ہو۔ کمیٹی کی بحث میں یہ طے کرانا تھا کہ کیا مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا یا نہیں؟ اور کیا اس کے پیرو اس کو نبی مانتے ہیں یا نہیں؟ اور کیا ان کے نزدیک ان کے نہ ماننے والے غیر مرزائی مسلمان ہیں یا کافر؟

لاہوری فرقہ کی منافقت:۔

اور لاہوریوں نے بھی یہ سب چیزیں مانی ہیں اور اقرار کیا کہ وہ الگ امت اور گروہ ہیں اور لاہوریوں کا جھگڑا تو محض خلافت اور گدی نشینی کا تھا' مگر مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لیے مسلمانوں کو مسلمان کہنے لگے۔ جرح کے دوران لاہوریوں نے بھی اقرار کیا کہ تم مسلمان حقیقی مسلمان تو نہیں ہو' البتہ مجازی مسلمان ہو اور جب مرزائیوں سے اس دورنگی کردار کے بارے میں پوچھا گیا کہ مسلمانوں کو کافر بھی سمجھتے ہو اور ان کے لیے مسلمان کا نام بھی استعمال کرتے ہو' تو جواب دیا کہ حقیقی مسلمان تو نہیں البتہ دنیا میں ایک قوم مسلمان کے نام سے معروف ہے اس لیے ہم بھی عرفاً نہیں مسلمان کہتے ہیں۔ یہود وہ قوم تھی جو حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائی مگر عیسیٰ علیہ السلام کی آمد پر ان کا انکار کرنے کے بعد کافر ہو گئے مگر معروف اب تک یہودی نام سے ہیں۔ عیسائی حضورؐ نبی کریم کی آمد کے بعد انکار کرنے سے کافر ہو گئے عیسائی نہ رہے مگر کہلاتے اب بھی عیسائی ہیں۔ اور جس طرح عبداللہ نامی شخص اللہ کی سرکشی اور نافرمانی کے باوجود عبداللہ کہلاتا ہے۔ حقیقی نہیں صرف نام کی شہرت کی وجہ سے اسی طرح ہم نے بھی کہیں کہیں مسلمانوں کو مسلمان کہا ہوگا۔

لاہوریوں نے حدیث نبوی۔ نبی اللہ عیسیٰ بن مریم کے ضمن میں اعتراف کیا کہ مرزا نبی تھا۔ الغرض جب نوے سال سے وہ خود ہمیں کافر کہتے رہے سمجھتے رہے اور اپنے آپ کو الگ امت اور گروہ مگر انہیں اپنے نہ ماننے والے "ان کافروں" میں شرکت پر اصرار محض مفادات حاصل کرنے اور درپردہ مار آستین بنے رہنے کے لیے ہے اس برصغیر میں ہندو مسلم سکھ عیسائی تھے مگر ہندو زیادہ تھے' مسلمان کم تو اقلیت کو نقصان ہوتا ہے۔

اسلام کے نام پر اسلام دشمنی:۔

اب مرزائیوں نے یہ چاہا کہ شامل تو مسلمانوں میں رہیں' اور اسی نام سے اختیارات اور حقوق پر قابض ہوں اور کارروائی ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسی ہو' حالانکہ کسی مسلمان کی غیرت برداشت نہیں کر سکتی کہ وہ ہندو' سکھ یا عیسائی اکثریت میں محسوب رہے لیکن یہ مرزائی طبقہ اتنا بے غیرت کہ ہم مسلمان تو ان کے نزدیک ہندو سکھ سے بھی بڑھ کر کافر مگر ان "کافروں" میں شرکت پر ہمیشہ اصرار رہا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسا ہو جانے سے مفادات پر ضرب پڑے گی اور سازشیں نہیں کر سکیں گے۔

تقسیم ہند کے وقت تحصیل گورداسپور ان کی وجہ سے بھارت میں شامل ہوئی کہ انہوں نے مردم شماری میں اپنے آپ کو ایک الگ قوم کی حیثیت سے پیش کرنا چاہا۔ اس وقت اپنے آپ کو غیر مسلموں میں شمار کر کے مسلم آبادی کی تعداد کم کرا دی گئی۔ یہ بات بھی اسمبلی میں ثابت کرا دی گئی اور یہی چیز کشمیر کے ہاتھ سے جانے کا بھی پیش خیمہ بنی۔

اسرائیل سے رابطہ:۔

اسرائیل سارے عالم اسلام کا دشمن ہے۔ سارے مسلمانوں کے تعلقات اس سے نہیں' مگر مرزائی ہیں کہ ان کے مشن وہاں قائم ہیں۔ یہ مسلمانوں میں گھل مل کر اور ان کے اعتماد اور بھروسہ سے غلط فائدہ اٹھا کر سارے راز ایسے مشنوں کے ذریعے دشمنوں تک پہنچا دیتے ہیں' تو یہ لوگ مذہبی طور پر تو تھے ہی دشمن اسلام مگر سیاسی طور پر بھی پاکستان اور عالم اسلام کی جڑیں

کاٹتے رہے۔ اللہ نے فضل کیا کہ ربوہ اسٹیشن کا سانحہ ظاہر ہوا اس سال یا بہت جلد ان کے ہاتھوں ملک انقلاب اور خانہ جنگی کا نشانہ بن سکتا تھا۔ خداوند تعالیٰ کو اس ملک کی اس حکومت کی اس قوم کی مدد کرنی تھی' ورنہ یہ تو پاکستان کی سیاست پر افواج پر پاکستان کی اقتصادیات پر کلیدی عہدوں پر قابض ہوتے چلے جا رہے تھے۔

اسمبلی کا متفقہ فیصلہ:۔

اور مذہبی طور پر تو پہلے ہی روز سے تھے ہی غیر مسلم اور کافر' مگر اسمبلی نے بھی متفقہ طور پر آئین میں اس حیثیت کو شامل کرا لیا اسمبلی میں انگریزی خوانوں کی اکثریت تھی تو یہ صرف علماء کا فیصلہ نہیں۔ نئی دنیا تو منبر و محراب سے اتنی متاثر نہیں ہوتی جتنی کہ پارلیمنٹوں اور اسمبلیوں سے۔ اور الحمدللہ کہ وہاں اسمبلی میں تمام ارکان نے ہر پارٹی کے ارکان نے سب نے سو فیصد متفق ہو کر فیصلہ دیدیا۔ سب ارکان مسئلہ کی گہرائیوں اور حقیقت کو سمجھ گئے۔ طالب علموں کی طرح بحث و مباحثہ کا دور دورہ رہا تو یقین و بصیرت کے ساتھ اور بڑی مسرتوں کے ساتھ سب کے سب ارکان نے آئین میں یہ ترمیمیں کرلیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس شخص نے جس نوع سے بھی اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور جو اس پر ایمان لایا اور اسے مذہبی مصلح سمجھا وہ غیر مسلم ہوگا اور مرزائی قادیانی لاہوری جو احمدی کہلاتے ہیں۔ غیر مسلم اقلیت ہیں اب قیامت تک اس ملک میں انشاء اللہ کوئی جھوٹا دعویٰ نبوت نہیں کر سکے گا۔ اور جہاں اقلیتوں کے تحفظ کا مسئلہ ہے۔ ہمارے ہاں ہندو سکھ 'عیسائی سب ہیں مگر مسلمان ان سب کا تحفظ کرتے ہیں۔ قوانین موجود ہیں' اسلام کی تعلیمات ہیں ہم ان کا بھی تحفظ کریں گے' مسلمان دیہات میں ہندو' سکھ' عیسائی سے بھی سودا سلف خریدتے ہیں۔ مگر وہ انہیں غیر مسلم جانتے ہیں۔ یہ خطرہ نہیں کہ مذہبی طور پر دھوکہ ہو سکے اور مار آستین بن جائے مگر اب ساری دنیا پر قادیانیوں کی حقیقت آشکارا ہو جانے کے بعد یہ خطرہ کم ہوگا کہ یہ سانپ ڈس لے گا تو یہ پروردگار کا بڑے سے بڑا کرم اور انعام ہے کہ قوم کا' ملک کا' دین کا تحفظ ہو گیا۔ ہمارے دیگر مطالبات بھی اصولاً وزیر اعظم نے مان لیے ہیں۔ کلیدی عہدوں پر ان کو فائز رکھنا اپنے آپ سے دشمنی کرنا ہے۔ اب ہمارے سارے راز فاش کرنے اور ہر طرح دشمنی کرنے سے یہ لوگ کوئی دریغ نہیں کریں گے' نہ بھلو سے نہ قوم سے بھلائی کریں گے۔ ضرورت ہے کہ انہیں جلد از جلد ہٹا دیا جائے۔

پاکستان کے اندر ربوہ کے نام سے دوسری ریاست ختم کر دی جائے اسے مفتوح کر لیا جائے۔

اللہ کی مدد:۔

تو اللہ کے کرم سے اللہ نے دین کی حفاظت فرمائی کالج کے لڑکے بلاوجہ ظلم کا نشانہ بنے' ساری قوم اٹھی' ملازم' تاجر' علماء' عوام طلبہ سب نے جرات ایمانی کا ثبوت دیا۔ ساری قوم اٹھی' تین دن مرکزی قیادت نہ تھی تو کچھ گڑبڑ ہوئی۔ پھر مجلس عمل کی تشکیل ہو گئی ساری جماعتیں اس میں شامل ہو گئیں سب نے حلف اٹھایا تھا کہ اس مسئلہ میں سیاست بازی نہ ہو گی' وہ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق اور اسلام کی خاطر اس تحریک کو چلائیں گے۔ بہت بڑے دو چار افسروں نے مجھے لاہور میں ایک میٹنگ کے بعد کہا کہ کیا کرنا ہے۔ ہم صرف ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء تک منتظر رہیں گے۔ میں نے پوچھا پھر کیا کرو گے؟ کہا پھر آپ سب کو اور ساری دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ اسلام آباد کے تمام ملازموں نے ایمان و عزیمت کے عجیب مظاہرے کئے۔ اللہ نے ساری قوم کو متفق کر دیا۔ مجلس عمل نے تدبر سے کام لے کر مسلمانوں کی قیادت سنبھالی۔ پھر اسمبلی میں حزب اختلاف کے علماء اور جماعتوں نے مجلس عمل کی رہنمائی میں کام کیا۔ پھر پوری قومی اسمبلی کیا حزب اقتدار اور کیا حزب اختلاف اس جہاد میں شریک ہو گئی اور اس کو فتح نصیب ہوئی۔ اور اتنی آسانی اور اللہ کے کرم سے فتح ہوئی کہ ہم سے تو حضور ﷺ نبی کریم کا حق ادا نہ ہو سکا۔ مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں ہزاروں صحابہؓ نے جان کی قربانی دی' ۲۸ ہزار کافر اور مرتد تہ تیغ کئے گئے اور یہ محض اللہ کا فضل و کرم کہ چند مسلمان شہید ہوئے' ساری قوم کو ذرا سی محنت اٹھانی پڑی اور فتح عظیم حاصل ہو گئی۔ اگر اس راہ میں پوری مسلمان قوم شہید ہو جاتی اور ناموس ختم نبوت محفوظ ہو جاتی تو پھر بھی بہت بڑی فتح ہو جاتی۔

اب ماشاء اللہ تعالیٰ اس ملک اس قوم کو اس مسئلہ کی بدولت اپنے فضل و کرم سے مالا مال کر دے گا۔ اس مسئلہ کا کریڈٹ کل قوم کو ساری اسمبلی کو پہنچتا ہے۔ ہم علماء کا تو کام ہی یہی ہے۔ موضوع ہی توحید و رسالت ہے مگر تعاون بحث و تحقیق کے سلسلہ میں ہر رکن اسمبلی ایک دوسرے سے سبقت کرتا رہا کہ کوئی شبہ نہ رہے۔ الحمدللہ آج پوری قوم خوشی منا رہی ہے۔ پون صدی کے اکابر کی قربانیاں رنگ لائیں' مٹھائی تقسیم ہو رہی ہے۔ آج نماز جمعہ کے بعد اللہ کی بارگاہ میں دو رکعت شکرانہ کی پڑھی جائیں۔

البتہ ابھی غافل نہیں ہونا ہے۔ یہ قادیانی منظم ہیں ان کی پشت پر امریکہ' برطانیہ اور صیہونی طاقتیں ہیں۔ اگر یہ لوگ ذمی بن کر پرامن ہو کر رہتے ہیں تو ان کی حیثیت دوسری ہو گی۔ اور اگر متحارب بنے۔ ذمہ عہد کا پاس نہ کریں مسلمانوں اور عالم اسلام کے خلاف کام کریں تو پھر مسلمانوں کو بھی مناسب طرز عمل اختیار کرنا پڑے گا۔ ان کا سیاسی احتساب کرنا ہو گا۔ اب اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوں کہ اللہ ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں شامل رکھے اور شعائر اسلام اور نبی کریم ﷺ کی عظمت و شوکت قیامت تک بلند سے بلند ہوتی رہے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

(از دعوات حق ص ۲۹۵ تا ص ۳۰۶)

ختم نبوۃ

مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسنؒ

رمضان المبارک

اللہ تعالیٰ کی جود و سخا کا موسم بہار

جس طرح بعض موسموں کو بعض چیزوں سے مناسبت ہوتی ہے۔ جب وہ موسم آتا ہے تو ان چیزوں میں فراوانی نظر آتی ہے' بہار کا موسم جب آتا ہے تو ہر طرف روئیدگی ہی روئیدگی نظر آتی ہے۔ حد نگاہ تک سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے' وہ درخت جو کل تک خزاں رسیدہ تھے' بہار کا موسم آتے ہی سبز جوڑا پہن کر جوان ہو جاتے ہیں' زمین جو آفتاب کی تمازت سے جل کر اپنی صلاحیت کھو بیٹھتی ہے بہار کا موسم شروع ہوتے ہی اس میں صلاحیت عود کر آتی ہے' دانے بکھیر دیجئے' چند دن میں سر سبز و شاداب پودے نظر آئیں گے' رمضان کا مہینہ بھی اللہ تعالیٰ کی جود و سخا کا مہینہ ہے اس مہینہ میں اس کی جود و سخا بارش کی طرح برستی ہے اور برستی رہی ہے' جود و سخا کی یہ بارش پچھلی امتوں پر بھی برسی اور امت محمدیہ پر تو اس طرح برسی کہ جل تھل ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کی صفت "ربوبیت" اس مہینہ مقدس میں پوری طرح جلوہ افگن ہے' صفت ربوبیت کا مظہر قرآن کریم ہے' یہی وہ مہینہ ہے جس میں گم کردہ راہ انسانیت کو رہنمائی ملی جس کی بدولت وہ صراط مستقیم پر گامزن ہوئی قرآن کریم کی صورت میں ایک مکمل قانون حیات عطا ہوا جس کی روشنی میں زندگی نے اپنے خدوخال درست کئے' اور ایک طویل تاریک رات کے بعد انسانیت کی صبح سعادت طلوع ہوئی۔ چمنستان انسانیت میں بہار آئی' خزاں رسیدہ دل ایک بار پھر سے کھل اٹھے' قرآن کریم کو اس ماہ مبارک کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے اور جو مقصد روزہ کا ہے وہی قرآن کریم کا بھی ہے۔ اسی لئے اس ماہ مبارک میں قرآن کے زمزمے ہر گھر میں بلند ہوتے ہیں مساجد تلاوت قرآن سے معمور ہوتی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس مقدس مہینے میں قرآن کی تلاوت باقی مہینوں کی بہ نسبت زیادہ کیا کرتے تھے بلکہ حضرت جبرئیلؑ کے ساتھ باقاعدہ دور فرماتے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔

"قرآن کریم کا دور آپ میں غنا' نفسی زیادہ کرتا تھا اور دل کا غنا ہی جود و سخا کا سبب بنتا ہے اس کے علاوہ رمضان المبارک کا مہینہ اللہ کی خیر رسانی کا زمانہ ہے اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اپنے بندوں پر بہت زیادہ ہوتی ہیں۔" (فتح الباری)

رمضان المبارک اور قرآن کا آپس میں جو تعلق ہے اس کو بیان کرتے ہوئے امام رازیؒ لکھتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کو ایک خاص شرف سے نوازا ہے اور اپنی ربوبیت کا پوری طرح اظہار فرمایا ہے۔ اس طرح کہ اس میں قرآن کریم نازل فرمایا اس لیے بندوں کو حکم دیا کہ وہ اس مہینہ میں روزے رکھیں۔" (تفسیر کبیر)

حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس مہینہ کو قرآن کریم کے ساتھ خاص مناسبت ہے اور اسی مناسبت کی وجہ سے قرآن کریم اس ماہ میں نازل کیا گیا یہ مہینہ ہر قسم کی خیر و برکت کا جامع ہے انسان کو سال بھر میں مجموعی طور پر جتنی برکتیں حاصل ہوتی ہیں وہ اس مہینہ کے سامنے اس طرح ہیں جس طرح سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ۔ اس مہینہ میں دلجمعی کا حصول پورے سال دلجمعی کے حصول کے لیے کافی ہوتا ہے اور اس میں انتشار اور پریشانی بقیہ تمام دنوں بلکہ پورے سال کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے قابل مبارک باد ہیں وہ لوگ جن سے یہ مہینہ راضی ہو کر گیا اور ناکام و بدنصیب ہیں وہ لوگ جو اس کو ناراض کر کے ہر قسم کی خیر و برکت سے محروم ہو گئے۔ (مکتوبات امام ربانی)

اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کی صورت میں ابر رحمت برسا اور ہدایت کے لیے تڑپنے والے تشنہ لبوں کو سیراب کیا۔ برکت الٰہی کا ظہور ہوا اور انسان کو وہ سعادت عطا ہوئی جو اس سے چھینی جا چکی تھی خزائن الٰہیہ کا فیضان عام ہوا اور ہر ایک نے اپنا دامن بھر لیا۔ نزول قرآن سے تاریخ عالم کے صفحات الٹ گئے' کشور انسانیت کی از سر نو تعمیر ہوئی اور اس آفتاب ہدایت کے طلوع ہوتے ہی وہ تمام تاریکیاں اور ظلمتیں نابود ہو گئیں جنہوں نے دنیا کو نور سعادت سے محروم کر رکھا تھا۔

قرآن کریم کیا ہے اس سلسلہ میں قرآن نے اپنا تعارف خود کرایا اگر ان آیات کو دیکھا جائے اور ان میں غور کیا جائے تو بہت سے حقائق واضح ہو جاتے ہیں اور قرآن کی عظمت کے بہت سے گوشے سامنے آ جاتے ہیں اور قرآن کی معرفت کا ایک نیا دروازہ کھلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا تعارف کراتے ہوئے ارشاد فرمایا: ترجمہ "اور ہم نے ان کے پاس کتاب پہنچا دی ہے جس کو ہم نے علم و دانش کے ساتھ نہایت واضح کر کے بیان کر دیا ہے۔ اور یہ کتاب اہل ایمان کیلئے ہدایت و رحمت ہے۔" (اعراف)

یعنی اس کتاب میں دین کے تمام اصول و کلیات کو واضح کر کے بیان کر دیا ہے۔ اگر کوئی ہدایت

ختم نبوۃ

وراہنمائی حاصل کرنا چاہتا ہے اور دنیاو آخرت کی فلاح اور کامیابی حاصل کرنا چاہتا ہے اس کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ کتاب مقدس کو تھام لے کیونکہ اس کی تعلیمات نہایت واضح اور مفصل ہیں اور انسان کو قرآن کی صورت میں ایک مکمل دستورالعمل حاصل ہو جاتا ہے۔

دوسری صفت قرآن کریم کی یہ بیان کی گئی کہ وہ حق اور باطل میں فرق کرنے والا اور تمیز کرنے والا ہے قرآن کریم نے ہدایت و گمراہی' ایمان و کفر' حلال و حرام' یقین و ظن اور خدا کی رضا اور عدم رضا کی درمیان ایک خط امتیاز کھینچ دیا ہے اور قرآنی تعلیمات کے بعد ان باتوں میں کوئی ابہام باقی نہیں رہ گیا اسی وجہ سے قرآن کا دوسرا نام فرقان ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

ترجمہ "بڑی عالی شان ذات والا ہے جس نے اپنے خاص بندے پر فیصلہ کرنے والی کتاب نازل فرمائی تاکہ وہ تمام اہل عالم کو ڈرانے والا ہو۔" (الفرقان)

قرآن کریم کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سلامتی کے راستوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور کفر و شرک ظلم و ستم کے اندھیروں سے نکال کر ایمان و ہدایت اور عدل و انصاف کی روشنیوں کی طرف لے آتا ہے۔ اگر وحی کی روشنی نہ ہو تو زندگی میں ظلمتیں ہی ظلمتیں ہیں اور ہر موڑ پر اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور ایک پر ایک تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ ان تاریکیوں میں روشنی کا مینار صرف اور صرف خدا کا نور ہے جس سے تمام کائنات روشن ہے اسی کو قرآن کریم نے جگہ جگہ بیان کیا ہے کہ وہ ظلمت و تاریکی سے روشنی کی طرف لاتا ہے۔ جو لوگ قرآن کی روشن تعلیمات کو اپنا لیتے ہیں ان کو ایک نئی زندگی مل جاتی ہے۔ ان کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور ان کو صراط مستقیم کی تمام راہیں کھلی ہوئی نظر آتی ہیں اور ان کا ہر قدم خدا کی روشنی میں

اٹھتا ہے اور جب تک وہ اس سے راہنمائی حاصل کرتے رہتے ہیں ان سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوتی اور یہ روشنی صرف آخرت کے ساتھ ہی خاص نہیں۔ بلکہ دنیاوی معاملات میں بھی ان سے ان کو ایک بصیرت حاصل ہو جاتی ہے اور پھر وہ اپنی زندگی کے تمام معاملات وحی الٰہی کی روشنی میں طے کرتے ہیں اور اس طرح ان کا پورا طریقہ زندگی دوسرے تمام لوگوں کے طریقے سے ممتاز ہوتا ہے اور اس کی وجہ صرف اور صرف وحی الٰہی ہوتی ہے۔ اسی بناء پر قرآن کریم کو 'ہدایت' موعظہ' شفا' نور وغیرہ کہا گیا ہے۔

رمضان المبارک نزول قرآن کریم کی یادگار ہے۔ اس دنیا میں اینٹ گارے' پتھروں اور کاغذوں' فانی اور ختم ہو جانے والی رسومات کی یادگاریں منائی جاتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی یادگاریں دنیاوی یادگاروں سے یکسر مختلف ہیں۔ اللہ کی قائم کردہ یادگاریں دائمی ہوتی ہیں' ان یادگاروں سے روح انسانیت کو جلا ملتی ہے اور دل و دماغ نور ہدایت سے منور ہوتے ہیں۔ جس طرح حج اسوہ ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے اسی طرح رمضان المبارک نزول قرآن کی یادگار ہے۔ کتنے بندگان خدا ایسے ہیں جو اس ماہ مقدس کے آتے ہی اپنی زندگیاں بدل دیتے ہیں' اور سراپا تسلیم و انقیاد بن جاتے ہیں۔

قرآن کریم کی یاد منانے کا طریقہ یہ نہیں کہ چراغاں کر لیا جائے عمارتوں اور مساجد کی رنگا رنگ قمقموں سے جگمگا دیا جائے' شامیانے لگائے جائیں' اسٹیج سجائے جائیں' چند جگہوں پر سرکاری سطح پر شبینوں کا اہتمام کر لیا جائے اور ان شبینوں میں تلاوت قرآن کریم کے تمام اصول و آداب کی خلاف ورزی کی جائے اور پھر ٹی وی پر ان کی نمائش کر دی جائے۔ قرآن کریم کا نزول تو اس لیے ہوا تھا کہ نفوس کی اصلاح کی جائے' اس کو زندگی کا دستورالعمل بنایا جائے اس پر عمل پیرا ہو کر انسان بااخلاق اور باکردار بنے' انسان درندوں کی صف سے نکل کر فرشتہ خصلت بن جائے۔ اپنے قلب کا تزکیہ کرے' اپنے اندر اخلاص و عمل کی سعی اور کوشش کا جذبہ پیدا کیا جائے' قرآن کریم کو حرز جان بنایا جائے۔ اس کی تلاوت کی جائے' راتوں کو بارگاہ عظمت و جلال میں کبھی ہاتھ باندھے عاجزی کے ساتھ کھڑا ہو' کبھی تعظیم کے لیے جھک جائے' کبھی سربسجود ہو اور دن میں قرآن کریم پر عمل کر کے اپنے مقصد زندگی کو پانے کی کوشش کرے۔ یہی نزول قرآن کا جشن ہے اور یہی اس کی یادگار۔

ورنہ اگر سال بھر معصیت و نافرمانی کی جائے' قرآن کو پس پشت ڈال کر غیروں کے طور طریقے اپنائے جائیں' خدا فراموشی کی نئی نئی داستانیں رقم کی جائیں اور جس طرح من میں آئے آزادانہ زندگی گزاری جائے اور پھر قرآن کریم کی چند راتوں میں محض دنیا کو دکھانے کے لیے ٹی وی پر قرآن سننے اور سنانے کی نمائش کر دی جائے تو یہ قرآن کی یادگار نہیں بلکہ قرآن کے ساتھ کھلا مذاق ہے۔

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے، خواتین کی زینت زیورات
ستارا جیولرز
Phone: 745080
ایڈریس : صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲

مراسلہ:۔ حضرت مولانا عبداللطیف مسعود

قرآن عظیم ایک زندہ اور تابندہ کتاب برحق

(ایک آسان مکالمہ سوالاً جواباً)

سوال: اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے کتنی کتابیں بھیجی ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے مختلف زمانوں اور مختلف ادوار میں متعدد آسمانی صحیفے اور چار کتابیں بھیجی ہیں۔

سوال:۔ کون کون سی کتابیں کس کس نبیؑ پر نازل ہوئیں؟

جواب:۔ سب سے پہلے تورات حضرت موسیٰؑ پر' (۲) زبور حضرت داؤدؑ پر' (۳) انجیل شریف حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی اور (۴) قرآن مجید خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر نازل ہوا۔

سوال:۔ پہلی کتابوں اور قرآن مجید میں کیا فرق ہے؟

جواب :۔ پہلی تین کتابیں صرف بنی اسرائیل (یہودیوں) کی ہدایت کے لیے تھیں جب کہ اس امت نے اس سے ہدایت حاصل نہ کی تو رب کریم نے سب سے کامل اور آخری کتاب قرآن مجید ان پر محافظ اور نگہبان بنا کر نازل فرمائی۔ یہ کتاب برحق سابقہ تینوں کتابوں کی تعلیمات اور واقعات کو صحیح صحیح طور پر بیان کرتی ہے۔ یہ کتاب برحق ان امتوں کی گڑبڑ اور تبدیلی و تحریف کا واضح اعلان کرتی ہے اور پھر یہ قرآن مجید صرف کسی ایک ہی قوم کے لیے نہیں بلکہ ھدی للناس تمام زمانوں' تمام قوموں اور اہل زبان (عرب و عجم) کے لیے نازل فرمائی۔

سوال:۔ سابقہ کتابوں کی ہدایت اور رہنمائی یعنی ان کے مسائل و قوانین اب بھی جاری ہیں یا وہ موقوف ہو گئے؟ ان کی افادیت ختم ہو گئی؟

جواب :۔ ان کتابوں کے مسائل و قوانین بوجہ ابتدائی اور جزوی ہونے کے اور بوجہ مشکوک ہونے کے اب بالکلیہ موقوف ہو گئے اب صرف اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید کامل اور غیر متبدل ہونے کی بناء پر قابل عمل اور تمام عالم کی ضروریات پوری کرتی ہے۔

سوال:۔ ان کتابوں پر ایمان لانا کیسا ہے قرآن مجید میں ان پر تو ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے؟

جواب:۔ ہاں بالکل! سابقہ تمام آسمانی کتابوں پر اس طریقے پر ایمان لانا کہ وہ اپنے اپنے دور اور زمانے میں انسانی رہنمائی کے لیے کافی تھیں مگر اب وہ اپنی افادیت کھو چکی ہیں اب ہدایت کا منبع اور خزینہ بوجہ کامل ہونے کے صرف قرآن مجید ہے' کیونکہ ان کی تعلیمات ابتدائی اور جزوی تھیں اور قرآنی تعلیمات انتہائی اور تمام اقوام عالم کے لیے ہیں۔

سوال :۔ آسمانی کتابیں کس کس زبان میں نازل ہوئیں تھیں؟

جواب:۔ سابقہ آسمانی کتب کوئی عبرانی زبان میں کوئی آرامی یا سریانی زبان میں تھیں مگر وہ زبانیں ان امتوں نے ضائع کر کے اپنی اپنی زبان میں ان کے ترجمے کر لیے۔ لہٰذا کچھ پتہ نہیں چلتا کہ یہ ترجمہ درست ہے یا نہیں؟ مگر قرآن مجید بالیقین عربی زبان میں نازل ہوئی اور آج تک سو فیصد ہو بہو لفظ بلفظ اسی طرح چلی آ رہی ہے۔ اس میں ذرہ بھی شک و شبہ نہیں ہے لہٰذا یہی قابل عمل ہے۔

سوال:۔ قرآن عظیم کو آپ زندہ اور تابندہ کتاب کیوں کہتے ہیں؟

جواب:۔ اس لیے کہ زندہ چیز ہی اپنے حالات و کوائف بتا سکتی ہے چونکہ سابقہ آسمانی کتابیں اپنے حالات اور پوزیشن واضح نہیں کرتیں کہ وہ کہاں سے آئیں؟ کس پر آئیں؟ کس زبان میں نازل ہوئیں؟ ان کا نام کیا ہے؟ برعکس قرآن مجید کے کہ یہ اپنے جملہ حالات اور کوائف واضح کرتا ہے لہٰذا ہم اس کو زندہ اور تابندہ کتاب کہتے ہیں اور پہلی کتابوں کو موقوف و متروک۔

سوال:۔ قرآن مجید سے اس کے تمام حالات اور کوائف پوچھ کر اس کا زندہ ہونا ثابت کیجئے؟

جواب:۔ تعارف میں سب سے پہلے ہم کسی سے پوچھتے ہیں تیرا نام کیا ہے تو کہاں سے اور کیسے آیا ہے؟ وغیرہ تو قرآن مجید سے سوال کر کے دیکھ لیں تو وہ خود جواب دیتا ہے۔ مثال کے طور پر

سوال: قرآن مجید سے آپ یہ سارے سوالات کرکے اور جوابات وصول کر کے ثابت کریں کہ یہ زندہ ہے؟

جواب:۔ قرآن مجید سے ہم پوچھیں گے تیرا نام کیا ہے وہ کہے گا "انہ لقرآن کریم" کہ میرا نام قرآن کریم ہے۔

سوال:۔ پوچھیں گے تو کہاں سے آیا اور کس لیے آیا؟

جواب:۔ وہ کہتا ہے "تنزیل من رب العالمین" اور "ھدی للناس" میں رب العالمین کی طرف سے آیا ہوں تاکہ اس کی مخلوق کی رہنمائی کروں۔

سوال:۔ تو کس کے ذریعے سے آیا اور کس ہستی پر آیا؟

جواب:۔ وہ کہتا ہے نزل بہ الروح الامین' نزل علیٰ محمد کہ میں جبرائیل کے ذریعے سے

محمد رسول پر نازل ہوا۔

سوال:۔ تو عبرانی میں آیا کہ سریانی میں انگلش میں یا ہندی میں کس زبان میں آیا؟

جواب:۔ وہ فوراً جواب دیتا ہے بلسان عربی مبین میں فصیح وبلیغ عربی زبان میں آیا ہوں جو آج تک بلکہ قیامت تک قائم دائم رہے گی۔

سوال:۔ تو کس مہینے میں آیا؟

جواب:۔ وہ کہتا ہے شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن میں رمضان المبارک کے پر عظمت مہینے میں آیا ہوں۔

سوال:۔ دن کو آیا یا رات کو آیا؟

جواب:۔ وہ فوراً کہتا ہے "انا انزلنه فی لیلة القدر" میں رمضان المبارک کی بابرکت رات لیلۃ القدر میں نازل ہوا۔

سوال:۔ سابقہ کتابوں کی طرح ایک ملک و قوم کے لیے یا سارے جہان کے لیے آیا؟

جواب:۔ "ھدی للناس" اور وہ اعلان کرتا ہے تبارك الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعلمین نذیرا' کہ میں تمام انسانیت کے لیے آیا ہوں اور فرمایا کہ بابرکت ہے وہ ذات عالی شان جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا جو کہ ساری مخلوق کے لیے متنبہ کرنے والا یعنی تمام مخلوق کو ان کے نفع و نقصان سے آگاہ کر کے ان کو خوش بختی اور سعادت کی تعلیم دینے والا ہے۔

سوال:۔ قرآن مجید فیصلہ کن اور لاریب کتاب آئندہ بدلتے ہوئے حالات کا ساتھ دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ قرآن مجید ہمیشہ کے لیے لاریب کتاب ہے۔ یہ قیامت تک بدلتے ہوئے حالات کا سو فیصد ساتھ دے سکتا ہے۔ اس کی قیادت اور رہنمائی کبھی بھی موقوف نہیں ہو سکتی۔

سوال:۔ اس میں قیامت تک کوئی کمی بیشی کوئی ترمیم و تبدیلی کی ضرورت ہو گی یا نہیں؟

جواب:۔ اس میں قیامت تک کے لیے ذرہ کی بیشی اور تنسیخ و ترمیم کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ یہ ہمیشہ اور مسلسل قیادت کی کامل ترین اہلیت رکھتا ہے۔

سوال:۔ اس کو محفوظ رکھنے کے لیے کن کن امور کی ضرورت ہے؟ کیا کتابت کی ضرورت ہے؟

جواب:۔ ہرگز نہیں کیونکہ انانحن نزلنا الذکر وانالہ لحافظون۔ اس کتاب کا حرف حرف اور لفظ لفظ ترتیب کے ساتھ امت مسلمہ کے سینوں میں محفوظ ہے۔ یہ کبھی بھی غیر محفوظ نہیں ہو سکتی اور نہ اس کا امکان ہے۔

سوال:۔ قرآن مجید آیات اور سورتوں کی صورت میں نازل ہوا یا کلام مسلسل کی صورت میں نازل ہوا؟

جواب:۔ قرآن مجید ایک سو چودہ سورتوں اور چھوٹی چھوٹی آیتوں کی صورت میں نازل ہوا۔

سوال:۔ بتائیں کہ قرآن کریم کے کتنے جز اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب:۔ قرآن مجید کی تلاوت کی سہولت کے لیے اس کو تیس پاروں اور پانچ سو چالیس رکوعات میں ضبط کر دیا گیا ہے۔

سوال:۔ قرآن مجید کی کچھ منزلیں اور کچھ اوقاف ہیں یعنی ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی کچھ علامات ہیں ان کی غرض و غایت اور مقصد کیا ہے؟

جواب:۔ قرآن مجید کو حضور نبی کریم ﷺ سات دنوں میں ختم کرنے کے لیے سات منزلوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور عربی زبان نہ جاننے والوں کے لیے ضروری اور کچھ غیر ضروری اوقاف علامات مقرر کر دی گئیں ہیں تاکہ تلاوت کرنے والے مسلمان غلطی سے بچ جائیں۔

سوال:۔ آیات اور باب وغیرہ کی ترتیب تو سابقہ کتابوں والوں نے بھی کر رکھی ہے؟

جواب:۔ وہ اس ترتیب اور نمبرنگ کے ساتھ نازل نہیں ہوئیں تھیں۔ یہ تو ان لوگوں نے صرف چار پانچ سو سال پہلے کی ہے اور وہ بھی مشکوک اور مختلف ہیں۔ ایک بائبل میں آیات کی کل تعداد اکتیس ہزار ایک سو دو یا سات ہے اور دوسری میں چار ہزار چھ سو سات آیات زیادہ ہیں۔ اسی طرح اس میں ایک سو پینتالیس ابواب اور سات حصے بھی زیادہ ہیں۔ مگر قرآن مجید تمام زمانوں میں' تمام علاقوں میں اور تمام مکاتب فکر کے پاس ایک سو چودہ سورتوں اور چھ ہزار دو سو چھتیس آیات ہی میں ہے۔ اس کی دوسری کوئی کاپی کسی بھی زمانہ میں اور کسی بھی علاقے میں دریافت نہیں ہو سکی اور ان کی اختلافی کتابیں ہر جگہ سے مل سکتی ہیں۔ ہر چرچ کی کتاب الگ ہے، ہر ملک کی کتاب الگ ہے، ہر اہل زبان کی الگ ہے۔ جب کہ قرآن مجید ساری دنیا میں ایک ہی ہے۔

سوال:۔ کیا سابقہ کتب کی کمی بیشی ملت ہو سکتی ہے؟

جواب:۔ جی ہاں کوئی بھی فرد انسانی میرے (مولانا عبداللطیف مسعود) ساتھ رابطہ کر کے یہ نظارہ دیکھ سکتا ہے۔ جب کہ قرآن مجید کا کوئی اختلاف دنیا جہاں کا کوئی انسان نکال کر دکھائے؟ مخالف یا موافق۔

سوال:۔ قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ کا کیا فائدہ اور اجر و ثواب ہے؟

جواب:۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور اس کا حفظ کرنا امت مسلمہ کے لیے نہایت مبارک اور باعث اجر و ثواب کی دولت ہے اور ان امور میں کوتاہی کرنا اپنی تشخص و شناخت کو گنوا دیتا ہے ترقی کی بجائے الٹا ذلت و رسوائی میں پڑتا ہے' اس کی تلاوت کرنے پر ایک ہی حرف پر دس دس نیکیاں ملنے کا وعدہ ہے۔ حفظ کرنے والے کا مقام ہی نہایت بلند ہے اس کے معنی و مطالب جاننا ان کو اپنی دنیاوی زندگی میں جاری کرنا دونوں جہان میں خوش بختی اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔

اللہ کریم ہم سب کو قرآن کریم کے تمام حقوق کو پورا کرنے اور اس کے انوار برکات کو حاصل کرنے اور اس کے مطابق زندگی گزار کر دونوں جہان کی کامیابیاں حاصل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

اعتذار

ہفت روزہ "ختم نبوت" شمارہ ۲۸ قارئین کرام تک بوجہ کراچی میں بجلی کے بحران کے تاخیر سے پہنچا' جس کے لیے ہم معذرت خواہ ہیں۔ (ادارہ)

ختم نبوۃ

رپورٹ:۔ محمد سعید انجم گولارچی

محمد اکرم کا قبولِ اسلام

قادیانی عبادت گاہ مسجد میں تبدیل

۳۰ ستمبر ۲۰۰۰ء گولارچی کے لیے عید کا دن تھا کہ ایک قادیانی گھرانے نے بہ رضا و رغبت مرزا غلام قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو چھوڑ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہوا جس کے سربراہ کا نام محمد اکرم جٹ ہے موصوف کے دادا قادیانی ہو گئے تھے۔ موصوف تین ماہ سے اس جھوٹے مذہب کے بارے میں متذبذب تھے اور یہ اس لیے کہ تین سال قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس علاقہ میں قادیانیوں کے ناپاک عزائم کے بارے میں مسلمانوں کو آگاہ کیا اور اس میں کئی ایک ختم نبوت کانفرنسیں ہوئیں جس میں مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' علامہ احمد میاں حمادی' مولانا عبدالغفور قاسمی اور دیگر علماء کرام نے مسئلہ ختم نبوت سمجھایا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں نے قادیانیوں سے تعلق ترک کر دیا۔ جناب محمد اکرم صاحب نے خصوصی اہمیت دی اور پھر وہ دن بھی آگیا کہ موصوف نے مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے معاون ملک لطف خان اعوان' ملک یار محمد اعوان کو اس بات سے آگاہ کیا کہ میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں' مولانا محمد علی صدیقیؒ ان دنوں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے سلسلہ میں پنجاب سفر میں تھے۔ اس طرح موصوف نے حافظ خلیق اللہ صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اس وقت گولارچی شہر کے کثیر تعداد میں مسلمان جمع تھے۔ جن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے تمام عہدیدار جنہوں نے موصوف کا کھلے دل سے خیر مقدم کیا۔ موصوف نے قبول اسلام کے بعد پانچ وقت پابندی سے نمازیں شروع کیں اور مسلمانان گولارچی نے کھلے دل سے جناب محمد اکرم صاحب کے اعزاز میں پروگرام شروع کیے۔ سب سے پہلے مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے خازن محمد زاہد انجم آرائیں نے موصوف کو ایک عشائیہ دیا اور یوں ایک سلسلہ چل نکلا۔ ۱۸/اکتوبر ۲۰۰۰ء کو مولانا محمد علی صدیقی صاحب سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے واپس آئے مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے بھائی محمد اکرم کو مبارکباد پیش کی اور تفصیلی بات چیت ہوئی۔ اسلام کے مطالعہ کے لیے کتابیں دیں قادیانیت کے بارے میں جناب پروفیسر منور احمد کا کتابچہ مرزا طاہر کی پچاس لاکھ دھمکی' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی کتاب مرزا کا مقدمہ' قادیانی اور دوسرے کافروں میں فرق مولانا مفتی محمد جمیل خان کی کتاب صراط مستقیم' محترم محمد ساجد اعوان کی تالیف "گستاخ رسول کی سزا" جن کا مطالعہ موصوف دلجمعی سے کر رہے ہیں۔

موصوف نے ۹۱ء میں اپنے ذاتی پلاٹ پر ایک عبادت گاہ مسجد کی طرز پر تعمیر کی تھی۔ اسلام قبول کرنے کے ۲۲ دن بعد بڑی سوچ بچار کے بعد ۲۱ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو وہ عبادت گاہ مسجد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے حوالہ کر دی ایس ڈی ایم گولارچی جناب محمد صادق راجڑ کی عدالت میں بیان دیا کہ میں نے عبادت گاہ کا انتظام و انصرام خوشی عالمی تحفظ ختم نبوت کو دے دیا اور مولانا محمد علی صدیقی اس موقع پر موجود تھے جنہوں نے اس مسجد کا نام مسجد ختم نبوت رکھا۔ جناب ایس ڈی ایم گولارچی ڈی ایس پی جمالی صاحب نے اسٹیٹ مختار کار جناب محمد ابراہیم حسین کو پولیس گاڑ دے کر موقع پر روانہ کیا کہ یہ مسجد کھول کر مجلس تحفظ ختم نبوت کے حوالہ کر دی جائے۔ جناب اسسٹنٹ مختیار کار نے موقع پر مشیر نامہ تیار کیا اور جناب عبدالحمید گل قاری سید علی شاہ کے دستخط کرا کر مسجد ختم نبوت مولانا محمد علی صدیقی اور مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے عہدیداروں حکم مولانا محمد عاشق نقشبندی عبدالمجید گل' سید علی حیدر شاہ' محمد زاہد انجم' حاجی محمد ابراہیم مبین ملک لطف خان' حاجی حمید اللہ خان راقم کے حوالہ کی اور اطراف کے مسلمان ایک کثیر تعداد میں جمع ہو گئے تھے۔ مسلمانوں میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی نماز سے قبل مسجد کو غسل دیا گیا اور پہلی اذان جناب محمد اکرم صاحب نے دی۔ جب اذان ہو رہی تھی' مسلمانوں کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے وہ اس لیے کہ جو مقام دس سال تک قادیانی عبادت گاہ تھا آج وہاں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم امتی اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوں گے۔ نماز ظہر کی امامت کے فرائض حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی نے سرانجام دیے اسسٹنٹ مختیار کار محمد ابراہیم معین نے خود بھی باجماعت نماز ادا کی اختتام نماز پر مسلمانوں نے فرط مسرت میں نعرہ تکبیر بلند کیا۔ مولانا محمد علی صدیقی نے نمازیوں کے سامنے تفصیلات بیان کیں اور اس وقت سے لے کر اب تک پانچ وقت باجماعت نماز ہو رہی ہے۔ حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور قاری سید علی حیدر شاہ صاحب اذان کا اہتمام کرتے ہیں حضرت مولانا محمد علی صدیقی گولارچی قیام کے دوران عشاء اور فجر کی نمازوں میں درس کا اہتمام کرتے ہیں۔ مسجد کے سلسلہ میں خصوصی طور پر جن دوستوں نے تعاون کیا۔ مولانا عبدالخبیر ہزاروی حاجی حمید اللہ خان' حاجی ولی محمد آرائیں' حاجی محمد ابراہیم جمن' محمد شفیق جمن' حاجی

باقی صفحہ ۲۳ پر

Adarts -HTS-12/97(R)

ختم نبوۃ

(مولانا) محمد اشرف کھوکھر

یادرفتگان

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم!

حضرت مولانا محمد انور فاروقی صاحب بھی رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

کائنات ارضی کا صحن جہاں خوبصورتی' دلکشی اور رعنائی سے مزین ہے وہاں دکھ' غم واندوہ' تکالیف ومصائب اور صدمات سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔ اگرچہ جہان فطرت کے حسن نے اپنے چہرے سے تمام نقابیں الٹ دی ہیں لیکن یہ تمام خوبصورتی' دلکشی' دل ربائی اور رعنائی ماند پڑ جاتی ہے جب انسان کو کسی اندوہناک 'صدمہ سے واسطہ پڑتا ہے' خاص طور پر جب کسی کی محبوب شخصیت اس دار فانی سے دار بقا کی طرف جدا ہو کر چلی جاتی ہے۔ انسان اپنی محبوب شخصیت کی بقائے دوام کے لیے چاہے لاکھ جتن کرے مگر پھر بھی اللہ رب العزت کے اٹل قانون موت سے بچا نہیں جا سکتا۔ دنیا کی ہر چیز کو بقا اور دوام نہیں۔ "جو بنا ہے سو فنا" کا اصول کار فرما ہے' دنیا کا کوئی بھی انسان خواہ وہ کسی بھی خطہ ارض کا باسی ہو قدرت کی اٹل حقیقت موت سے انکار نہیں کر سکتا ہے۔ اللہ رب العزت کی طرف سے انسانیت کی دارین کی فوز وفلاح کے لیے مبعوث کئے گئے انبیاء علیہم السلام بھی قانون قدرت "موت" سے مستثنیٰ نہیں ہوئے۔

"جو بنا ہے سو فنا ہے۔" لیکن بعض قدسی نفوس' اپنی حیات مستعار کے قلیل وقت میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دے جاتے ہیں جن کی ضوفشانی میں نسلیں صراط مستقیم کی رہنمائی پاتی ہیں' علوم ومعرفت کے آفتاب ہائے رشد وہدایت میں سے ایک ہمارے حضرت حکیم العصر شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمتہ اللہ علیہ تھے جو چند ماہ قبل' یہودیوں' قادیانیوں اور اسلام دشمن صیہونی قوتوں کے ظلم وبربریت کا نشانہ بنے اور مقام شہادت سے سرفراز ہوئے' ابھی تک شہید ختم نبوت رحمتہ اللہ علیہ کی جدائی کا صدمہ تازہ ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد انور فاروقی سابق ناظم اعلیٰ مشہور ومعروف عالم دین طویل علالت کے بعد جمعتہ المبارک ۱۴ رجب ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۰ء کی صبح دار فانی سے دار بقا کی طرف تشریف لے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا محمد انور فاروقی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۱۹۵۱ء میں بستی قیصرانی تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان میں حاجی فتح محمد صاحبؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد ماجد علاقہ کے معززترین افراد میں شمار ہوتے تھے۔ سنجیدہ' عابد' زاہد کم گو اور راسخ العقیدہ مسلمان تھے۔ حضرت مولانا محمد انور فاروقی رحمتہ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی۔ مولانا غلام فرید قیصرانی' آپؒ کے ابتدائی تعلیم کے اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں جو کہ بحمد اللہ' بقید حیات ہیں۔ مولانا فاروقیؒ نے دورہ حدیث شریف کی تکمیل عظیم اسلامک یونیورسٹی جامعہ خیر المدارس ملتان میں کی اور دستار فضیلت حاصل کی۔ آپؒ کے معروف اساتذہ میں حضرت مفتی محمد عبداللہؒ' علامہ محمد شریف کشمیریؒ' مولانا غلام مصطفیٰؒ' الشیخ محمد صدیق اور حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب دامت برکاتہم جیسے متبحر علمائے کرام شامل ہیں۔ علاوہ ازیں دوران حصول تعلیم ملتان میں امامت وخطابت کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ مولانا محمد انور فاروقی رحمتہ اللہ علیہ کی ذہانت اور حصول تعلیم کے ذوق وشوق کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ عالیہ کے امتحان کے بعد آپ نے ایم۔ اے انگلش اور ایم اے اردو بھی کیا بعد ازاں جامعہ ازہر مصر بھی تشریف لے جاکر علماء وصلحاء سے اکتساب علم واکتساب فیض کیا۔

کراچی میں آپؒ نے تقریباً ۱۹۷۶ء سے ۱۹۹۵ء تک باضابطہ طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستگی اختیار کی اور اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کے باعث کراچی ڈویژن کے ناظم اعلیٰ کے فرائض حسن وخوبی سرانجام دیئے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ اعلیٰ پائے کے خطیب بھی تھے۔ کراچی کی متعدد مساجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دیئے اور تقریباً ۱۹۷۰ء میں مومن آباد اورنگی ٹاؤن کی جامع مسجد محمدی میں حیثیت امام وخطیب مقرر ہوئے اور تادم واپسیں اپنے منصب کو حسن وخوبی نبھایا۔ نصف صدی کی مستعار زندگی میں کئی مرتبہ حج وعمرہ کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی لندن میں متعدد ختم نبوت کانفرنسوں میں شامل ہوئے۔

حضرت مولانا محمد انور فاروقی رحمتہ اللہ علیہ بہت سی خوبیوں کی حامل عالم باعمل ہونے کے علاوہ ایک

بہت بڑے عامل بھی تھے۔ آپؒ نے بے شمار مخلوق خدا کا روحانی علاج بذریعہ تعویذات کیا۔ ایک عرصہ دراز تک آپؒ کے معتقدین کا آپؒ کی ہاں تانتا بندھا رہتا تھا۔ ان تمام مشاغل کے علاوہ آپؒ تقریباً عرصہ چھبیس سال تک اسکول ماسٹر کے عہدے پر فائز رہے اور ایک عالم باعمل سے کثیر التعداد تشنگان علم نے استفادہ کیا۔

علمائے کرام کا طبقہ ایک مستقل مزاج، عالی ہمت، زیرک معاملہ فہم، متقی، متواضع، سادہ پوش اور سادہ مزاج، ذکی فقیہہ، مدرس مقرر اور معاشرہ کے مزاج شناس محرر سے محروم ہو گیا ہے۔

مولانا فاروقی رحمتہ اللہ علیہ علماء حق کا بے حد احترام کرتے تھے۔ ہمارے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمتہ اللہ علیہ سے بے پناہ محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ آپؒ نے ۱۹۸۴ء میں اپنے مدرسہ جامعہ اسلامیہ کی داغ بیل ڈالی اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ سے سنگ بنیاد رکھوایا۔ اور اب بھی یہ ادارہ آپؒ کی باقیات صالحات میں سے ہے اور کثیر تعداد تشنگان علم، علوم القرآن سے اپنے قلوب کو منور کر رہے ہیں۔

حضرت مولانا محمد انور فاروقی صاحبؒ ایک ملنسار، متواضع اور بااخلاق عالم دین تھے۔ تمام عمر دین اسلام اور عقیدہ توحید اور ختم نبوت کی تحفظ کے لیے سرکی اورنگی ٹاؤن کراچی میں رد قادیانیت کے حوالے سے آپؒ کی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

راقم الحروف (محمد اشرف کھوکھر) کا دوستانہ تعلق مولاناؒ سے عرصہ چار سال سے تھا، آپؒ ہمیشہ انتہائی خوش خلقی سے پیش آتے تھے، دو مرتبہ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ہمراہ ان کے گھر پر شرف ملاقات کا موقع ملا۔ باقی صفحہ ۲۰ پر

نبوت کے داعی کو بعد محمد ﷺ تقاضائے ایماں ہے کذاب کہیے

حکیم محمد شریف خان منتظر درانی مرحوم کروڑ لعل عیسن

نبوت کے داعی کو بعد محمد ﷺ تقاضائے ایماں ہے، کذاب کہیے
جو مانے گا مرزا کی جھوٹی نبوت، جہنم میں پھر اس کو غرقاب کہیے

محمدؐ کا ثانی نہیں ہے جہاں میں، یہ ممکن کہاں ہے، یہ ممکن نہیں ہے
ذرا ڈھونڈ دیکھو زمان و مکاں میں، محمدؐ کے ثانی کو نایاب کہیے

وہ جھوٹی نبوت کا شاہکار بن کر، وہ حسن مجازی پہ مرتا رہا ہے
وہ دشمن محمدی کی خاطر جہاں میں، رہا مضطرب مثل سیماب کہیے

وہ جھوٹا نبی ہے وہ جھوٹا مجدد، وہ جھوٹا ہے مہدی وہ جھوٹا مسیحا،
کلام خدا کا میں سچ کہہ رہا ہوں کہ نا آشنائے آداب کہیے

کہاں ٹیچی ٹیچی، کہاں شان قرآن، کہاں مرزا کاذب، کہاں نور یزداں
ہے بہتر یہی اس لعین کو، دجال کہیے یا کذاب کہیے

فرنگی کی دعوت پہ لبیک کہہ کر، نبی بن گیا ہے نہ سوچا نہ سمجھا
غلام شہہ عیش و عشرت، مریض مرض ہائے اعصاب کہیے

محمدؐ ہمارا دو عالم کا پیارا، اجالا زمانے کا ہے منتظر وہ
مگر قادیانی نبی کو جہاں میں، خود پرستی کا گرداب کہیے

ختم نبوۃ

جمال عبدالناصر شاہد

آہ! میرے شیخ شہیدِ ختمِ نبوت

۱۸ مئی بروز جمعرات کا سورج اپنی خوف ناکی کے ساتھ طلوع ہوا' کس کو معلوم تھا کہ آج ہم سے وہ عظیم ہستی بچھڑنے والی ہے جس کی ذات خود ایک جماعت کی حیثیت رکھتی ہے اور ملک کی اکثر دینی جماعتوں اور مذہبی اداروں کی سرپرستی کرنے والی ہستی آج ہم سے جدا ہو جائے گی۔ کسے معلوم تھا کہ آج وہ شخصیت ہم سے جدا ہونے والی ہے جنھوں نے مرزائیت کی عمارت کو زمین بوس کیا۔ جنھوں نے مرزائیت کے ایوانوں میں زلزلہ طاری کر رکھا تھا اور مرزا غلام احمق کے نام نہاد خلیفہ مرزا طاہر کو ناکوں چنے چبوار کھے تھے۔ جنھوں نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے تحفظ ختم نبوت کے علم کو تھام رکھا تھا اور اکابرین ختم نبوت اور خاص کر کے حضرت اقدس حضرت محمد یوسف بنوریؒ کے ہم نام اور ہم کام ہونے کی سنت کو زندہ رکھا ہوا تھا۔ جو حضرت اقدس شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کے ترجمان تھے۔ وہ عظیم و شفیق قائد آج ہم سے بچھڑ کر مالک و خالق سے جا ملیں گے۔ وہ سوہنی من موہنی ہستی و شخصیت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ حسب معمول صبح دس بجے اپنے گھر واقع جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر پرانی نمائش کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ کے رفیق اور ڈرائیور بھائی عبدالرحمن (شہید رحمۃ اللہ علیہ) اور صاحبزادہ محمد یحییٰ لدھیانوی آپ کے ہمراہ تھے۔ گھر سے نکلنے کے بعد چند قدم کے فاصلہ پر حسب معمول آپ کے مرید اور جان نثار محمد نعیم پھل فروش نے روزانہ کی طرح پھل پیش کیے کہ اسی اثناء میں ایک دہشت گرد نے حضرت لدھیانویؒ سے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ حضرت لدھیانویؒ نے حسب معمول مسکراتے ہوئے محبت کے ساتھ متبسم چہرے کے ساتھ مصافحہ کیا لیکن دہشت گرد ظالم نے حضرت لدھیانویؒ سے ایک ہاتھ سے مصافحہ کیا اور دوسرے ہاتھ سے فائرنگ کر دی لیکن دوسرے دہشت گرد نے حضرتؒ کے رفیق اور ساتھی ڈرائیور عبدالرحمن پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں حضرت لدھیانویؒ اور آپ کے رفیق شہیدؒ ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ○ حضرت لدھیانوی شہیدؒ کے صاحبزادے مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی اور پھل فروش جان نثار محمد نعیم مزاحمت میں زخمی ہو گئے۔ جب حضرت لدھیانویؒ پر حملے کی اطلاع دفتر ختم نبوت پرانی نمائش پہنچی تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ قیامت برپا ہو گئی ہے۔ ہر طرف افراتفری کا عالم ہے' ہر طرف اندھیرا ہے۔ سورج اپنی تمام تر ضیاپاشی کے باوجود بے نور ہو گیا ہے۔ ہر عقیدت مند رو رہا تھا' ہر طرف آہیں اور سسکیاں تھیں۔ جس کو بھی معلوم ہوتا کہ حضرت لدھیانویؒ پر دہشت گردوں نے حملہ کر دیا ہر کوئی دیوانہ وار مسجد باب الرحمت اور مسجد فلاح کا رخ کر رہا تھا اور تصدیق چاہتا تھا کہ واقعی حضرت لدھیانویؒ کو شہید کر دیا گیا۔ جب تصدیق ہوتی تو وہ شخص رو رو کر نڈھال ہو جاتا۔

حضرت لدھیانویؒ لاکھوں دلوں کی ٹھنڈک تھے۔ ان کی ذات سے دکھی انسانیت کے دلوں کی تسکین ہوتی' جو ہستی لاکھوں علماء کرام کے استاد کی حیثیت سے جانی جاتی تھی۔ ہزاروں مدارس کی سرپرستی میں پہچانی جاتی تھی۔ جس کی ذات لاکھوں فرزندان توحید کی مربی و محسن تھی جن کے خوبرو چہرے کو ایک نظر عقیدت سے جو دیکھ لیتا انہی کا ہو کر رہ جاتا تھا۔ آپؒ کے نورانی چہرے سے ہر وقت نورانیت مسکراہٹ کی صورت میں بکھرتی رہتی تھی۔ حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی شخصیت کا یہ نمایاں اور منفرد پہلو تھا کہ آپ سے جو شخص بھی ملتا آپ اس سے بڑی اپنائیت سے ملتے اور ملتے وقت حضرت اقدس کا متبسم چہرہ مبارک دیکھنے والا ہوتا۔ آپ کے چہرہ پر ہر وقت تبسم رقص کر رہا ہوتا تھا جو حضرت اقدسؒ کا ایک منفرد اور دلکش انداز تھا۔ حضرت اقدس شہید ختم نبوتؒ کو جماعتی زندگی میں ایک منفرد مقام یہ حاصل رہا کہ آج تک رد قادیانیت پر جتنا بھی کام تحریری میدان میں ہوا حضرت اقدس لدھیانویؒ اس میدان میں سب کے قائد تھے۔ آپؒ نے مرزائیت کی عمارت کو زمین بوس کرنے کے لیے رد مرزائیت "تحفہ قادیانیت" تالیف فرمائی جس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ محاسبہ قادیانیت کے سلسلہ میں حضرت لدھیانوی شہیدؒ نے ان کتابوں کے علاوہ چھوٹے رسائل اور پمفلٹ بھی تحریر فرمائے۔ یہ تمام رسائل آج بھی

دلائل اور براہین کے اچھوتے انداز میں انتہائی متاثر کن ہیں جو کہ ایک عام مسلمان بھی پڑھ کر مرزائیت کا منہ توڑ جواب دے سکتا ہے۔ آپؒ کی دیگر متعدد تصانیف کے بے شمار ایڈیشن شائع ہو کر تقسیم ہو چکے ہیں۔ ردمرزائیت کے علاوہ بھی حضرت لدھیانویؒ نے دیگر باطل فتنوں کی سرکوبی بھی کی۔ مثلاً گوہر شاہی، ذکری فتنہ، یوسف کذاب ملعون وغیرہ اور دوسرے باطل نظریات پر بھی حضرت لدھیانویؒ نے وقت کے تقاضوں کے مطابق بہت کچھ لکھا۔ حضرتؒ کے واقعہ شہادت کے فوراً بعد آپؒ کی ایک منفرد تصنیف "تجدید پسندوں کے افکار" منظر عام پر آگئی۔ حضرت ہی کے حکم پر فتنہ گوہر شاہی پر حضرت ہی کی خواہش اور تمنا کے مطابق آپؒ کے رفیق محترم اور نائب مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری صاحب نے ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف کتاب لکھی وہ بھی منظر عام پر آچکی ہے۔ یہ حضرت لدھیانویؒ ہی کرامت اور ان کے اخلاص کی برکت ہے۔

امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کے ساتھ میرے والد ماجد اور بڑے بھائی حضرت محمد علی صدیقی صاحب کے بوجہ تعلق بیعت راقم کو بچپن ہی سے حضرت الامیر کے ساتھ والہانہ محبت اور بعد ازاں تعلق بیعت اور وابستگی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ باضابطہ وابستہ کر دیا جسے میں اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہوں۔ باضابطہ وابستگی کے قریباً چار سال مرکزی دفتر ملتان میں کام کرنے کا موقع ملا۔ بعد ازاں جب مجھے جماعت کے فیصلے کے مطابق کراچی دفتر میں کام کرنے کا حکم ملا تو میں نے کراچی کے ناگفتہ بہ حالات کے پیش نظر پس و پیش کا سوچا لیکن ایک دم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ کی صحبت کے میسر آنے کی سعادت نے کراچی میں پوری تندہی سے کام کرنے پر آمادہ کر دیا، تقریباً ساڑھے چار سال کا عرصہ حضرت شہید ختم نبوت رحمۃ اللہ کی معیت کو زندگی کی سب سے بڑی سعادت سمجھتا ہوں۔ ایک مرتبہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کوئٹہ کے تبلیغی دورے سے مع رفقائے سفر واپس تشریف لائے تو حسب معمول انتہائی شفقت و محبت کے انداز میں میری داڑھی پر اپنا نرم و گداز ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ "داڑھی سنت کے مطابق رکھ لو۔" بس اللہ کا فضل و کرم اور آپ رحمۃ اللہ کی دعاؤں کی برکت سے میں نے اس پر عمل کر لیا اور اب بسا اوقات حضرت شہید ختم نبوت کی شفقتوں کو یاد کرتے ہوئے میری داڑھی آنسوؤں سے تربتر ہو جاتی ہے۔ آج میرے شیخ اور قائد اللہ تعالیٰ کے ہاں جنت میں ہوں گے لیکن ہم جیسے خدام آپؒ کی یادوں سے آپ کی دعاؤں، محبتوں اور شفقتوں کے تصورات ہی سے رہنمائی پاتے ہیں۔ "بارگاہ ایزدی میں کسے مجال کہ دم مارے۔" اللہ تعالیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات عالیہ کو بلند فرمائے۔ (آمین)

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لیئم!
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے

○

بقیہ:۔ مقدور ہو تو پوچھوں کہ لیئم!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اہم اجلاسوں میں دفتر ختم نبوت کراچی میں بارہا ملاقات کا موقع ملا۔ مولاناؒ کی وفات سے ایک دن قبل میں اپنے دو مشفق اور بزرگ دوستوں حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب اور مولانا عبدالعزیز لاشاری کے ہمراہ تاج کمپلیکس (ہمدرد یونیورسٹی ہسپتال) میں عیادت کی جبکہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی عبدالستار صاحب بھی ساتھ تھے۔

حضرت مولانا فاروقی رحمۃ اللہ علیہ بظاہر روبصحت معلوم ہو رہے تھے۔ ہشاش بشاش چہرے سے ایمانی نور جھلک رہا تھا لیکن اس کے دوسرے ہی روز یہ عظیم شخصیت ہم سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ○ ہزاروں علماء، صلحاء، معززین، معتقدین، اعزہ اقرباء اور افسران نے آپؒ کے جنازہ میں شرکت کی، راقم کو بھی اپنے دوستوں، بھائی عبداللطیف صاحب، بھائی جمال عبدالناصر شاہد اور کمال شاہ صاحب کے ساتھ جنازہ میں شریک ہونے کا شرف ملا۔

اللہ رب العزت مولانا محمد انور فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کے درجات عالیہ کو مزید بلند فرمائے۔ (آمین)

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لیئم!
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کیئے

"إن الله يحب إذا عمل احدكم عملاً أن يتقنه" بخط الثلث
للخطاط المصري محمد الحداد

ختم نبوت

مراسلہ:۔ حضرت مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی

عاشق رسول غازی علم الدین شہیدؒ

غازی علم الدینؒ نے ایک گستاخ رسول ﷺ راجپال کو جہنم رسید کر کے شہادت کا رتبہ پایا۔ آج مسلمانان عالم اسے عاشق رسول غازی علم الدین شہید کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کا عشق تو ہر مسلمان کے دل میں موجزن ہے مگر غازی علم الدینؒ شہید جیسا حوصلہ اور دینی حمیت اس جیسے لوگوں میں ہی ہوتی ہے تقسیم ہندوستان سے قبل ہندوؤں کی روایتی تعصب پسندی اور تنگ نظری نے مسلمانوں کے مذہب پر رقیق حملے شروع کر رکھے تھے آریہ سماج تنظیم جو مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے لیے دل آزار کتابیں شائع کرواتی رہتی تھی۔ اس نے ۱۹۲۳ء کے اواخر میں ایک کتاب شائع کی تھی۔ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی گئی تھی اس پر غازی علم الدین نے جوش اسلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت رکھنے کے باعث کتاب کے پبلشر راجپال کو قتل کر دیا۔ اس جرم میں انھیں پھانسی کی سزا سنائی گئی اور عشق رسول ﷺ میں شہادت جیسے اہم رتبے پر فائز ہوئے۔ غازی علم الدین شہید ۴ دسمبر ۱۹۰۸ء جمعرات کو سریانوالہ بازار لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام طالع مند تھا۔ آپ کے بڑے بھائی شیخ محمد دین کو مجلس احرار کے جلسے جلوسوں میں جانے کا بڑا شوق تھا۔ یکم اپریل ۱۹۲۹ء کی شام کا ذکر ہے کہ غازی صاحب بھی اپنے بڑے بھائی کے ساتھ دہلی دروازے کے باغ میں جلسہ سننے چلے گئے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے تقریر شروع کی اور تقریر کا موضوع رنگیلا رسول (نعوذ باللہ) نامی کتاب تھی تقریر سننے کے بعد غازی صاحبؒ نے ان دو حضرات سے کتاب کے مندرجات کے بارے میں تفصیل دریافت کی۔ جنھوں نے ناشر راجپال کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ گھر آکر بھائی سے بھی اس بارے میں پوچھا انھوں نے بتایا کہ یہ کتاب روزنامہ "پرتاپ" کے مدیر مہاشہ کرشن نے لکھی ہے۔ جو سوامی دیانند کا شاگرد ہے مگر اس نے مسلمانوں کے خوف سے اپنا فرضی نام چھپاوتی لکھا ہے۔ ۶ اپریل ۱۹۲۹ء کو عاشق رسول غازی علم الدینؒ ٹھیک ایک بجے راجپال کی دکان پر پہنچ گئے۔ دریافت کیا کہ راجپال کہاں ہے۔ خود دکان پر موجود تھا۔ اس نے پوچھا کہ کیا کام ہے غازی علم الدینؒ نے چھری نکالی

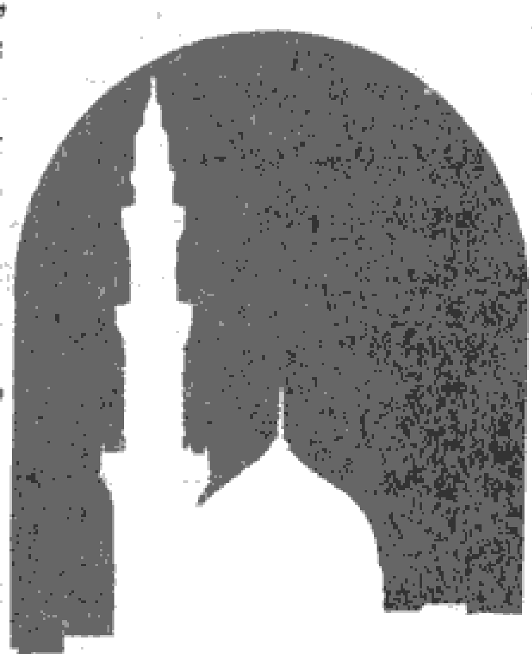

اور پہلا وار بھرپور کیا اس کے بعد پے در پے وار کر کے اس ملعون کو واصل جہنم کیا اور کہا کہ یہی کام تھا کہ گستاخ رسول ﷺ کو جہنم واصل کر کے اس شیر دل نوجوان نے اسلامی تاریخ کے سنہری باب میں اپنا نام ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ کر لیا۔ پروانہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم غازی علم الدینؒ کی داستان شہادت' داستان شجاعت اور داستان محبت کا ہر رنگ امت مسلمہ کو پیارا ہے۔ ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو نماز فجر کے بعد اس عظیم عاشق رسول ﷺ کو پھانسی دیدی گئی ان کی گرفتاری اور پھانسی تک جو واقعات پیش آئے اس سے کم و بیش سب حضرات واقف ہیں۔ آج ہمارے لیے مقام افسوس ہے کہ جس نے بھرپور نوجوانی میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی برداشت نہ کی' ایک لفظ بکنے والے کو برداشت نہ کیا۔ غازی علم الدین شہیدؒ کے عظیم واقعہ کو نصاب میں شامل کیا جانا چاہیے۔ آج نوجوان نسل کی بڑی تعداد مذہب اسلام سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ جب تک نئی نسل کو غازی علم الدین شہیدؒ کے بارے میں نہیں بتایا جائے گا اور اسلاف کے کارناموں سے انھیں مکمل طور پر آگاہی نہیں ہوگی تو ان کے دلوں میں عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع کیسے روشن ہو سکتی ہے۔ علماء' دانشور' صحافی حضرات اور حکومت کو چاہیے وہ اس طرف خصوصی توجہ دے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

تحریر: مشتاق الرحمٰن عثمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی اہمیت وفضیلت

اس آیت مقدسہ میں اللہ رب العزت کے تین ناموں کاذکر ہے:

اللہ، رحمٰن اور رحیم

بسم اللہ کے معنی:

اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کے نام کی مدد کے ساتھ، اللہ کے نام کی برکت سے، تینوں صورت میں جملہ پورے معنی نہیں دیتا۔ عربی زبان کے قاعدے کی رو سے یہاں کوئی چیز محذوف ہے۔ چنانچہ اسے ظاہر کرنے کے لئے حسب ذیل الفاظ: "شروع کرتا ہوں" یا "پڑھتا ہوں" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح مکمل جملہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ بنتا ہے۔

الرحمٰن اور رحیم:

یہ دونوں اللہ رب العزت کی صفات ہیں، اور دونوں الفاظ رحم سے ہیں اور مبالغہ کے صیغے ہیں۔ رحمٰن کے معنی بڑے مہربان کے ہیں اور رحیم کے معنی ہیں نہایت رحم والا۔ البتہ رحمٰن ورحیم سے مبالغے میں بڑھ کر ہے۔ رحمٰن عموم کے معنی میں اور رحیم خصوص کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ رحمٰن کی رحمت عامہ تو سب برے، بھلوں کے لئے وسیع ہے لیکن رحیم کی رحمت آخرت میں صرف مومنوں کے لئے اور موحدوں کے لئے مخصوص ہے۔

یہ اسمأ حسنیٰ قرآن مقدس میں:

۱:...... قرآن مقدس میں اللہ کا لفظ ۲۶۹۸ مرتبہ آیا ہے۔ رحمٰن ۵۷ مرتبہ اور رحیم ۱۱۴ مرتبہ اور اسم ۱۹ مرتبہ آیا ہے، یہ تعداد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے علاوہ ہے۔

۲:...... قرآن مقدس میں صرف ایک سورۃ ایسی ہے جس کی ہر آیت میں اللہ کا لفظ موجود ہے اور وہ سورۂ مجادلہ ہے۔

بسم اللہ کا حرف ب:

اللہ رب العزت نے بعض انبیأ علیہم السلام پر صحائف اور کتب نازل فرمائیں جن کی تعداد ایک سو چار ہے۔ ان تمام کتابوں اور جملہ صحائف کا متن اور مضامین قرآن مقدس میں موجود ہیں اور سارے قرآن مقدس کا مضمون سورۂ فاتحہ میں موجود ہے اور سورۂ فاتحہ کا سارا مضمون بسم اللہ شریف میں موجود ہے اور بسم اللہ شریف کا سارا مضمون بسم اللہ کے حرف "ب" میں موجود ہے۔ (الجالس فنہ)

مستقل آیت:

سوائے سورۂ توبہ کے قرآن مقدس کی ہر سورہ کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک مستقل آیت ہے جو سورتوں کے درمیان فصل اور امتیاز ظاہر کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے اور سورۂ نمل کا جزو ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس انداز میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے علاوہ کسی پر نہیں اتری۔

عہد جاہلیت:

عرب عہد جاہلیت میں جب کسی کام کی ابتداء کرتے تو بتوں کا نام لیتے، جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کا مقرب اور اپنا سفارشی سمجھتے تھے، لہذا کسی کام کی ابتدأ کرتے تو برکت کے لئے ان کا نام لیتے، جیسے بسم اللہ اللات والعزیٰ یعنی شروع لات اور عزیٰ کے نام سے۔

ظہور اسلام سے پہلے مشہور شاعر امیہ بن ابی صلت نے قبیلہ قریش کو مشورہ دیا کہ بجائے بتوں کے نام سے ابتداء کرنے کے بسمک اللھم سے اپنی تحریر کا آغاز کرے، اس کے معنی شروع اللہ کے نام سے انہوں نے یہ مشورہ قبول کرلیا۔

امیہ بن ابی صلت کا تعلق طائف کے مشہور قبیلہ بنی ثقیف سے تھا وہ اکثر تجارت کی غرض سے ملک شام جایا کرتا تھا جہاں یہود اور نصاریٰ کے عالم کی صحبت میں بیٹھتا، اسی وجہ سے توحید، ملائکہ، حشر و نشر عرش وغیرہ کاذکر اس کے کلام میں آیا ہے۔ اس کے اشعار سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے شعروں میں ایمان اور دل میں کفر ہے

بسمک اللھم اس فقرہ میں شرکا کا کوئی شائبہ نہیں، چنانچہ صلح حدیبیہ کے معاہدے کے وقت جب قریش کے نمائندے سہیل بن عمرو نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے جانے پر اعتراض کیا کہ ہم کسی رحمٰن ورحیم کو نہیں جانتے، جیسادستور ہے اس کے موافق بسمک اللھم لکھو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منظور فرمالیا۔

پہلی وحی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مقدس کی سب سے پہلی وحی سورۂ العلق کی پہلی آیت کریمہ میں ارشاد ربانی ہے:

"اقرأ باسم ربك الذی خلق"

ختم نبوت

ترجمہ: "(اے رسول) اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا۔"

یہ بتوں کے نام سے کام کی ابتدا کرنے کی رسم جاہلیت کو مٹانے کا پہلا حکم تھا۔

قرآنی شہادت:

سورۂ ھود کی آیت ۴۱ میں ہے:

"وقال ارکبوا فیھا بسم اللہ مجرھا و مرسھا ان ربی لغفور رحیم"

ترجمہ: "اور کہا کہ اللہ کا نام لے کر (کہ اسی کے ہاتھ میں) اس کا چلنا اور ٹھہرنا (ہے) اس میں سوار ہو جاؤ، بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔"

اس آیت کے نزول کے بعد تحریر کی ابتدا میں بسم اللہ لکھا جانے لگا۔

اور جب سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۱۱۰ نازل ہوئی:

"قل ادعواللہ او دعو الرحمن ایاما تدعو فلہ الاسماء الحسنی"

ترجمہ: "کہہ دو کہ تم اللہ پکارو یا رحمن جس نام سے پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں۔"

اس آیت کے نزول کے بعد تحریر کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ہونے لگی۔

اور جب سورۂ نمل کی آیت ۳۰ نازل ہوئی:

"وانہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم"

ترجمہ: "یہ سلیمان کی جانب سے ہے اور یہ کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

اس طرح ہمیں قرآن مقدس میں یہ شہادت ملتی ہے کہ: "حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں اس کا رواج تھا۔"

اب مسلمان اپنے سرناموں میں پوری آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے لگے۔

ہر کام کے شروع میں بسم اللہ کہنا چاہئے۔ (الحدیث)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس اچھے کام کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو وہ کام ادھورا ناقص رہ جاتا ہے۔

لہٰذا ہر اچھے کام کے شروع میں بسم اللہ ضرور پڑھنی چاہئے۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ)

وظائف کا جزو:

بسم اللہ بعض وظائف کا جزو ہے، جیسے گھر سے نکلنے کی دعا گھر میں داخل ہونے کی دعا، نظر بد لگ جانے کی دعا، میت کو قبر میں رکھنے کی دعا، جسمانی درد کے لئے دعا، حفاظت دین و جان، و اولاد و اہل و عیال کے لئے دعا وغیرہ اور وضو بھی بغیر بسم اللہ کے نامکمل اور ناقص ہوتا ہے۔

بسم اللہ پڑھنے سے کھانے، پینے میں برکت ہوتی ہے، اور ذبیحہ بسم اللہ سے حلال ہوتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: "جس جانور پر اللہ کا نام لیا جائے اس میں سے کھاؤ۔" (سورۃ الانعام آیت ۱۱۹)

شاہ روم کو سر درد:

حضرت عمرؓ کے پاس روم کے بادشاہ نے خط لکھا کہ میرے سر میں ہمیشہ درد رہتا ہے، کبھی بند نہیں ہوتا، آپ کوئی دوا روانہ فرمائیں تو حضرت عمرؓ نے ایک ٹوپی ارسال کی، جب ٹوپی کو بادشاہ سر پر رکھتا تو سر کا درد بند ہو جاتا۔ جب اس کو اتار دیتا تو پھر سر کا درد ہونے لگتا، اس کو بہت تعجب ہوا، ٹوپی میں دیکھا تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے سوا کچھ نہیں لکھا ہوا تھا۔ (کتاب الداروالدوا)

اللہ رب العزت ہمیں اس کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

☆☆..........☆☆

بقیہ: محمد اکرم کا قبول اسلام

عبدالواحد جمن، چوہدری محمد رفیق آرائیں، ملک محمد سعید اعوان، ملک لطف خان، محمد زاہد انجم، عبدالحمید گل، محمد عارف جٹ، نجم الدین، سید محمد یوسف شاہ، احمد شاہ سید سلطان شاہ اور دیگر احباب نے عمومی طور پر تمام مسلمانوں نے اظہار مسرت کیا۔

۲۸ اکتوبر کو حیدرآباد میں جناب محمد اکرم صاحب نے حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی راقم (محمد سعید انجم) کی ہمراہی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری سے ملاقات کی تمام تفصیلات سے آگاہ کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد علی صدیقی، علامہ احمد میاں حمادی مولانا محمد نذر عثمانی بھی موقع پر موجود تھے۔ حضرت ناظم اعلیٰ نے جناب محمد اکرم کو قبول اسلام پر مبارکباد پیش کی اور مسجد کے معاملہ میں اظہار مسرت فرمایا اور کہا کہ مجلس اس مسجد کی بھرپور سرپرستی کرے گی (انشاء اللہ) اور جناب محمد اکرم جٹ کی اسلام پر استقامت کی دعا کی۔

ادارہ اعلم گولارچی کے نگران اعلیٰ مولانا حفیظ الرحمن خان فاضل دارالعلوم دیوبند کو جب کراچی میں معلوم ہوا کہ محمد اکرم نے اسلام قبول کیا اور عبادت گاہ کو مسجد ختم نبوت بنادیا تو گولارچی تشریف لائے جناب محمد اکرم صاحب کو مبارکباد دی مسجد ختم نبوت تشریف لائے اور پرسوز دعا کرائی جبکہ اس دوران مولانا کے ہمراہ مولانا محمد علی صدیقی، مولانا عبدالخبیر برادری سید علی حیدر شاہ، رانا محمود خان، حاجی مشتاق بھی موجود تھے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

روزہ کی اہمیت

خواجہ عطاء لاموِمن 'خان گڑھ

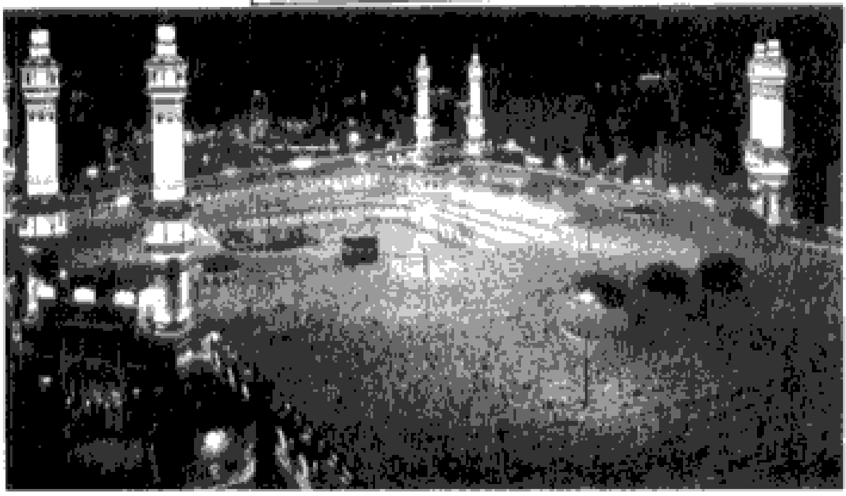

ماہ رمضان کے روزوں کے بارے میں اگر ہم احادیث مبارکہ دیکھیں اور قرآن مجید کی آیات بینات کا مطالعہ کریں تو اس ماہ مبارک کے روزوں کی فرضیت اور اہمیت کے بارے میں صاف صاف پتہ چلتا ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔(پ نمبر ۲) ترجمہ:۔ تم میں سے جو کوئی ماہ صیام کے مہینہ کو پائے اس پر لازم ہے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔ آنحضور ﷺ کا فرمان مبارک ہے۔

"صلوا خمسکم صوموا شھرکم وادو زکوٰۃ اموالکم"

یعنی پانچ وقت نماز ادا کیا کرو۔ ماہ صیام کے روزے رکھا کرو۔ اور زکوٰۃ اپنے مالوں کی ادا کیا کرو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مقدس کی رو سے معلوم ہوا کہ جس طرح نماز بدن کی پاکیزگی کے لیے ہے' اسی طرح زکوٰۃ جان ومال کی پاکیزگی کے لیے ہے' اسی طرح روزہ روح کی پاکیزگی اور تزکیہ کے لیے ہے۔

حدیث میں ہے:۔ "المنافق ھمتہ فی الطعام والشراب والمومن ھمتہ فی الصیام والصلوٰۃ" (او کماقال علیہ السلام)

ترجمہ:۔ منافق کی تمام کوشش کھانے پینے میں ہوتی ہے۔ اور مومن کی سعی نماز و روزہ میں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں ان کارآمد باتوں پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

ساقی کوثر شافع محشر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"ومن صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ۔"

اور جو کوئی کھڑا ہوا رمضان میں ایمان سے اور طلب ثواب کی غرض سے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور جو رات کو تراویح کے لیے بغرض ایمان کی ترقی اور گناہوں کو زائل کرنے کے لیے کھڑا رہا تو اس کا بدلہ اللہ پاک یہ دیں گے کہ قبر سے جب وہ اٹھے گا تو اس کے منہ سے مشک کی خوشبو آئے گی اور قیامت کے روز' (روز محشر) عرش کے نیچے اللہ پاک روزہ داروں کو بلا کر جنت کے پھل ودستر خوان لگا کر کھلائیں گے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حوض کوثر کے پانی سے سیراب فرمائیں گے۔ یہ اعزاز روزہ داروں کو بخشا جائے گا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ ترجمہ "روزہ دار کی نیند عبادت ہے اور اس کا سانس تسبیح ہے اور اس کی دعا مقبول ہے۔"

قارئین کرام! گزشتہ رمضان میں کتنے رشتہ دار' احباب اور اصحاب ہمارے ساتھ تھے۔ آج وہ قبر کی گود میں اپنے اعمال کے مرہون منت ہیں ہر ایک اپنے اپنے اعمال کی جزا یا سزا پا رہا ہے۔ کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے۔

"من مات فقد قامت علیہ قیامۃ" (او کماقال علیہ السلام)

یعنی جو مر گیا اسی وقت قیامت صغریٰ اس پر قائم ہو جاتی ہے' اگر قابل سزا ہے تو سزا اگر قابل جزا ہے' تو خدا کے نزدیک اس کو انعام ملنا شروع ہو جاتے ہیں' جنتی کا جنت کا سلسلہ اور جہنمی کا جہنم کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (مفہوم) "حیاتک قبل موتک" یعنی اپنی زندگی کی قدر کر لو اور خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ دوبارہ دارالعمل میں لوٹ کر نہ آؤ گے' اسی زندگی میں کرنا ہے' اس کے بعد عمل کا وقت ختم ہو جائے گا۔ جزا و سزا کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک بار پھر رمضان المبارک کی بہاریں دکھائیں تو ان اشعار پر اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

چار دن ہے شان وشوکت کا خمار
موت کی ترشی نشہ دے گی اتار
جب اٹھائیں گے جنازہ مل کے یار
ہاتھ مل مل کے کہے گا باربار
کس لیے آئے تھے ہم کیا کر چلے
جو یہاں پایا سب یہیں دھر چلے

اللہ تعالیٰ ہمیں باربار رمضان المبارک کی بہاریں دکھائے اور ہمیں ہمیشہ اعمال صالحہ کی توفیق دے (آمین)

ختم نبوۃ

اخبارِ ختمِ نبوت

قادیانیت اور عیسائیت کا گٹھ جوڑ پاکستان کے مسلمانوں کے لیے خطرہ کی گھنٹی ہے' اکھنڈ بھارت یا پاکستان میں قادیانی اسٹیٹ بنانا قادیانیوں کے پرانے عزائم ہیں' قادیانیوں کی سرگرمیوں کے سدباب کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون کیا جائے' قادیانیت اور پاکستان کے موضوع پر سیمینار سے مولانا نذیر احمد تونسوی' مفتی محمد جمیل خان' مولانا سعید احمد جلال پوری کا خطاب

کراچی (پ ر) موجودہ حکومت میں سیاسی خلا سے فائدہ اٹھا کر قادیانیت' عیسائیت این جی اوز کی آڑ میں اندرون سندھ اور پنجاب کے بعض علاقوں میں جس طرح قادیانیت اور عیسائیت کی تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ وہ پاکستان کے مسلمانوں کے لیے خطرہ کی گھنٹی ہے۔ اس لیے علماء کرام اور مشائخ عظام اور مسلمانوں کو قادیانیت کی تبلیغی سرگرمی پر کڑی نگاہ رکھنی چاہیے اور آئین اور قانون کے مطابق ان کی مذموم سرگرمیوں کو روکنے کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں۔ حکومت نے اگر قادیانیوں اور عیسائیوں کو آئین کا پابند نہیں کیا تو قادیانی گروہ سرگودھا' قصور اور شیخوپورہ جیسے واقعات کا اعادہ کر کے مغرب اور امریکہ کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور پاکستان میں انڈونیشیا جیسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی جو کسی صورت میں پاکستان کے لیے مفید نہیں۔ اکھنڈ بھارت اور پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا منصوبہ قادیانیوں کا بہت پرانا منصوبہ ہے۔ قیام پاکستان سے پہلے قادیانیوں نے پاکستان کے قیام کی مخالفت کی اور پاکستان بننے کے بعد اکھنڈ بھارت کی پیشگوئیاں کرتے ہیں ۱۹۵۲ء میں قادیانیوں کے سربراہ نے ظفر اللہ قادیانی کو حکم دیا کہ وہ بلوچستان میں قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کرے اور باقاعدہ اس کے لیے تحریک چلائیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کو ناکام بنانے کے لیے تحریک چلائی۔ دس ہزار مسلمانوں نے شہادت پیش کی۔ آج ہر قادیانی ۵۳ء اور ۷۴ء جیسے حالات پیدا کر کے دنیا کی نگاہ میں مظلوم بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسے وقت میں حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ آئین کی صحیح تشریح کرے تاکہ قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کریں اور اس کے مطابق حقوق حاصل کریں۔ ان علماء کرام نے مزید کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آئین اور قانون کے دائرہ میں گزشتہ سو سال سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کی غیر اسلامی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے مصروف عمل ہے۔ اس لیے تمام مسلمانوں کو اس سے بھرپور تعاون کرنا چاہیے۔

ناظم اعلیٰ مدظلہ کا تبلیغی دورہ اوکاڑہ

قصور (پ ر) ناظم اعلیٰ حضرت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ ۲ روزہ تبلیغی دورے پر قصور پہنچے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے حساس فکر مند اور کارکن نوجوان نے معصوم انصاری نے دعوت دی تھی۔ جمعۃ المبارک ۱۰ نومبر کو حضرت مولانا جالندھری صاحب نے مرکزی جامع مسجد رحمانیہ کوٹ فتح مبین قصور شہر میں شمع ختم نبوت کے پروانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے خطاب کیا اور مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پردہ چاک کیا۔ لوگ بڑے محظوظ ہوئے اور ناظم اعلیٰ صاحب کے مدلل اور ولولہ انگیز خطاب میں لوگوں نے بڑے جوش جذبے کا اظہار کیا۔ بروز ہفتہ صبح مدرسہ محی الاسلام نئی لکڑ منڈی دفتر ختم نبوت اوکاڑہ میں درس قرآن کریم دیا بعد نماز فجر حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب کا مدلل اور مفصل خطاب ہوا۔ لوگوں نے بغیر کسی خاص تشہیر کے کافی تعداد میں شرکت کی میزبانی کا شرف پیکر اخلاص ہر دل عزیز شخصیت حضرت مولانا قاری غلام محمود انور دامت برکاتہم کو حاصل ہوا۔ حافظ محمد صدیق' قاری عبدالشکور' محمد سلیم صدیقی' حافظ محمود الحسن' چوہدری ذوالفقار' قاری محمد ابراہیم' مولانا غلام محمود انور' مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرزاق مجاہد کے علاوہ کافی شرکاء نے مولانا جالندھری دامت برکاتہم کی علمی گفتگو سے استفادہ حاصل کیا۔ بعد ازاں چک نمبر 55/2L اوکاڑہ یادگار اسلاف' محقق' مناظر اور مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد امین اوکاڑوی کے اہل خانہ سے تعزیت کی تمام سفر میں مولانا عبدالرزاق مجاہد ناظم اعلیٰ مدظلہ کی ہمراہ رہے۔

ختم نبوة

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں قادیانی کی بجائے مسلمان افسر تعینات کیا جائے

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات فیصل آباد مولوی فقیر محمد نے گورنر پنجاب اور صوبائی چیف سیکریٹری سے مطالبہ کیا ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کلیدی آسامی پر قادیانی کی بجائے کسی مسلمان افسر کو چیئر مین لگایا جائے اور اسلامیات کی کتابوں میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی غیر مسلم آنجہانی اور قادیانوں کے بارے میں "مسلمان" کی حیثیت سے لکھنے پر پابندی لگائی جائے اور بورڈ کے مسلمان ملازمین کا تحفظ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی حکومت کی ہدایت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک پر طبیعات کی کتاب سے قادیانی غیر مسلم سائنسدان آنجہانی عبدالسلام کا نام مسلمانوں کی فہرست سے خارج کر دیا تھا۔ اب بھی خدشہ ہے کہ قادیانی چیئر مین اطہر طاہر پھر قادیانی کا نام نصاب کی کتاب میں درج نہ کر دے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ بورڈ کے جن 70 ملازمین مسلمانوں کو برخاستگی کے نوٹس جاری کئے ہیں ان کو واپس کیا جائے اور کسی غیر جانبدار مسلمان کو فوری طور پر چیئرمین تعینات کیا جائے تاکہ انتقامی کارروائی بند ہو سکے۔

اظہار تعزیت

سکھر (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے رہنماؤں مولانا قاری خلیل احمد خطیب جامع مسجد بندر روڈ، مولانا عبدالمجید فاضل دیوبند، آغا سید محمد شاہ، مولانا عبدالرحمن مجاہد، قاری عبدالحفیظ، حاجی رشید احمد، حافظ محمد حسین ناصر مبلغ ختم نبوت سکھر نے خادم حضرت امیر شریعتؒ مجاہد ختم نبوت یادگار سلف حضرت مولانا محمد لقمان علی پوریؒ اور حضرت مولانا محمد عالم کی وفات پر گہرے دکھ اور غم کا اظہار کیا اور ان حضرات کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور دعا کی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے درجات کو مزید بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمائے (آمین)

آخری سانس تک قادیانیوں کا تعاقب کریں گے' مولانا محمد سعید اسعد لدھیانوی

کراچی (پ ر) شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند مولانا محمد سعید اسعد لدھیانوی نے آرٹلری میدان میں ختم نبوت لائبریری کا افتتاح کرتے ہوئے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے قادیانیوں کا ہر محاذ اور ہر جگہ تعاقب کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نظریہ پاکستان کے خلاف بیان دینے والے غدار وطن اور قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا اور مرزا طاہر احمد کی پاکستانی شہریت منسوخ کی جائے۔ فوج اور ملک کے دیگر حساس اداروں میں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ حکومت کو چاہیے کہ شیطانی آلات ڈش اور کیبل سسٹم کے ذریعہ گھر گھر فحاشی اور عریانی اور برائی پھیلانے والے لوگوں پر پابندی عائد کی جائے۔ جائز ذرائع ابلاغ کے ذریعہ تعلیمات نبوت گھر گھر پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ این۔ جی۔ اوز کی مدارس اسلامیہ کے خلاف سازشوں کو بند کرنا چاہیے۔

خطیب ختم نبوت مولانا محمد سعید اسعد نے اپنے بیان میں مزید کہا ہے کہ رمضان المبارک میں حکومت کا فرض بنتا ہے کہ احترام رمضان المبارک آرڈیننس جاری کرے اور اس پر عمل درآمد کو یقینی بنائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایمان احتساب کا مہینہ ہے۔ اس میں ہر شخص کو اپنا احتساب کر کے یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ ہم نے اسلام کی تعلیمات پر کس حد تک عمل کیا ہے۔ اس موقع پر ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ اسلام کی بنیادی تعلیمات پر عمل کرنے کی راہ میں آنے والی کسی رکاوٹ کو خاطر میں نہیں لائیں گے۔ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ دنیا بھر میں اسلام کے امیج کو بہتر بنانے کے لیے جدوجہد کریں۔

"کلمات اشرف"

قرآنی تعلیمات کا مقصد انسان کو ایک ایسا مثالی انسان بنانا ہے جو خیر و فلاح کا نمونہ ہو اور جس کا وجود اپنے ہم جنسوں کے علاوہ کائنات کے ہر شے کے لئے رحمت ہو۔ انسان کو خلیفۃ اللہ فی الارض بنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نائب کی حیثیت سے انسان کو وہی کچھ کرنا چاہیے جس کے لئے اس کو یہ حیثیت دی گئی ہے اور جس کے لئے اس کو مامور کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی یہی ہے کہ اس کی زمین میں نیکیاں اور اچھائیں پھلیں پھولیں۔ خیر و فلاح کا دور دورہ ہو، امن و راحت عام ہو، شرافت و انسانیت کا بول بالا ہو، دیانت و امانت کا چلن ہو، برائیاں سر نہ اٹھانے پائیں، ظلم و زیادتی کا نام نہ ہو، ناانصافی اور بے دردی مغلوب ہو، کذب و بہتان کی گنجائش نہ ہو۔

اسلام ایسا ہی معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے اسی لئے وہ ایسا ماحول پیدا کرنا چاہتا ہے، جس میں نیکی کرنا آسان ہو اور برائی کرنا نہایت مشکل۔ چنانچہ اسلام محض وعظ و نصیحت اور اخلاقی ترغیب پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ وہ مجموعی طور پر نظام حیات کو اس طرح ڈھالنا چاہتا ہے کہ انسان کے لئے سیدھے راستے پر چلنا سہل ہو اور صراط مستقیم سے بھٹکنا دشوار۔ اس مقصد کے لئے وہ اخلاق و عبادات کے ساتھ معاملات میں بھی رہنمائی کرتا ہے۔ مسجد سے بڑھ کر وہ مدرسہ اور مدرسے سے بڑھ کر وہ سیاست و تجارت میں انسان کو رہنما اصول عطا کرتا ہے۔ نیک انسانوں کو بعض اوقات مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ مایوس ہونے لگتے ہیں۔ قرآن مجید ایسے لوگوں سے کہتا ہے کہ:

"مایوس نہ ہو، اگر تم ایمان والے ہو تو سرفرازی اور سرداری تمہارے لئے ہی مقدر ہے۔"

(ماہنامہ "اشرف" پشاور)

شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

کی جاری فرمودہ

جامع مسجد خاتم النبیین

اور حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی یاد میں قائم کردہ

دار العلوم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

زیر تعمیر ہیں

جس کے لئے سیمنٹ، ریتی، بجری، سریا اور دیگر اخراجات کے لئے رقم کی اشد ضرورت ہے۔ نیز مسجد کی توسیع کے لئے مسجد سے متصل تین پلاٹوں کی بھی شدید ضرورت ہے۔ اہل خیر حضرات سے درخواست ہے کہ اس خانہ خدا اور دینی ادارہ کی تعمیر و توسیع میں تعاون فرما کر اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائیں

پتہ: پاکستان پوسٹ آفس سوسائٹی، گلشن لدھیانوی، اسکیم ۳۳، گلزار ہجری، کراچی

رابطہ: مولانا محمد طیب لدھیانوی، مہتمم دار العلوم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، نائب مہتمم، فون: ۸۱۴۷۷۱۱

چیک یا ڈرافٹ اکاؤنٹ نمبر 553 نیشنل بینک پرانی نمائش برانچ کے نام ارسال فرمائیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کیلئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کے درج ذیل منصوبوں میں تعاون فرمائیں

اندرون ملک و بیرون ملک تبلیغی مشن اور مراکز کا قیام

پوری دنیا میں مبلغین کی تبلیغی سرگرمیاں اور قادیانیت کے سدباب کیلئے کوششیں،

اندرون ملک اور بیرون ملک مدارس اور مکاتیب قرآن کا مربوط نظام،

اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت، گوہر شاہی اور یوسف کذاب کے خلاف مسلمانوں کی طرف سے پیروی

اندرون ملک و بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں اور سیمیناروں کا اہتمام

ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعے تبلیغی سرگرمیاں،

چناب نگر (ربوہ) میں مساجد اور دارالمبلغین کا قیام

انٹرنیٹ کے ذریعے قادیانیت کے پروپیگنڈوں کا جواب،

ردقادیانیت، نزول مسیح اور دیگر اہم موضوعات پر ہزاروں رسائل اور تصانیف کی اشاعت و تقسیم

ان تمام منصوبوں اور عقیدہ کے تحفظ اور قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے عطیات، زکوٰۃ، صدقات فطرہ کی رقوم سے بھرپور تعاون فرمائیں

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے لئے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر: 514122
اکاؤنٹ نمبر 3464 UBL حرم گیٹ برانچ ملتان۔ پنجاب بینک 310 - 7734NBL حسین آگاہی ملتان

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی فون 7780337-7780340
اکاؤنٹ نمبر 9-487 NBL نمائش برانچ - 927 ABL بنوری ٹاؤن برانچ، کراچی

ختم نبوت سینٹر 35-STOCKWELL GREE N LONDON.SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171-737-8199.